Ataunnabi.com

نظریاتِ وہابیہ کا علمی محاسبہ

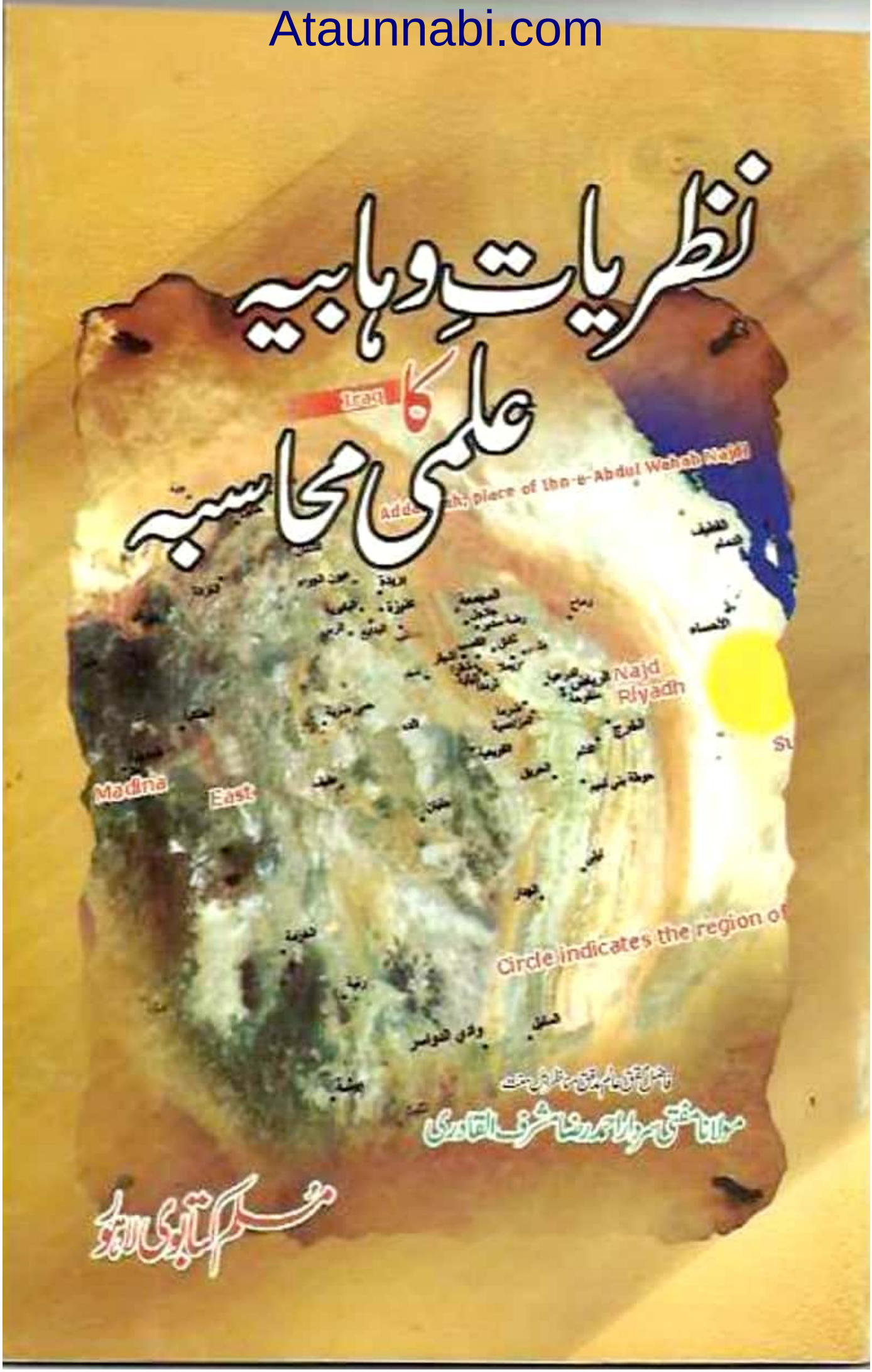

مولانا مفتی سردار احمد رضا شرف القادری

مسلم کتابوی لاہور

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

﴿نوٹ﴾ قارئین کرام صفحہ نمبر ۳۴ سطر نمبر ۱۱ تا سطر آخر، صفحہ نمبر ۳۵ سطر نمبر ۱ تا سطر نمبر ۴ مندرجہ ذیل کے مطابق درست فرمالیں۔.....(ادارہ)

﴿جملہ محدثین، جامعین ومرتبین کتب احادیث مقلد ہیں﴾

بخوف طوالت انتہائی مختصر حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(امام بخاری علیہ الرحمہ شافعی ہیں) ارشاد الساری ۱/۳۶، طبقات الشافعیۃ الکبری ۲/۳، ۴، تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۶۹۸، ابجد العلوم ص ۸۱۱، الحطۃ فی ذکر صحاح الستۃ ص ۲۸۱، حاشیہ حجتہ البالغہ ۱/ ۶۸۶، الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۲۱، لامع الدراری علی جامع البخاری ص ۱۵،

(امام مسلم علیہ الرحمہ شافعی ہیں) الحطۃ فی ذکر صحاح الستۃ ص ۹۸، اتحاف النبلاء المتقین باحیاء مآثر الفقہا والمحدثین ص ۵۷، الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۷۹، (امام ترمذی علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۲۵، (امام ترمذی علیہ الرحمہ شافعی ہیں) فیض الباری ۱/ ۵۸،

(امام ابوداؤد علیہ الرحمہ حنبلی ہیں، عند البعض شافعی ہیں) بستان المحدثین ص ۱۰۸، الحطۃ فی ذکر صحاح الستۃ ص ۲۸۸، (امام ابوداؤد علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۲۵، لامع الدراری علی جامع البخاری ص ۱۵، (امام ابوداؤد علیہ الرحمہ شافعی ہیں) طبقات الشافعیۃ الکبری ۲/ ۳۸، ابجد العلوم ص ۸۱۰،

(امام نسائی علیہ الرحمہ شافعی ہیں) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۲۵، بستان المحدثین ص ۱۱۱، طبقات الشافعیۃ الکبری ۲/ ۸۳. الحطۃ فی ذکر صحاح الستۃ ص ۲۹۳، حجۃ اللہ البالغہ ۱/ ۲۸۶،

(امام نسائی علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) فیض الباری ۱/ ۵۸، (امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۲۵، (شیخ ولی الدین تبریزی صاحب مشکوۃ علیہ الرحمہ شافعی ہیں) الحطۃ فی ذکر صحاح الستۃ ص ۱۳۵۔

☆صفحہ نمبر ۱۵ سطر نمبر ۳ (بخاری شریف ۱/۱۷۹) ☆صفحہ نمبر ۲۹ سطر نمبر ۱ (النساء ۵۹) ☆صفحہ نمبر ۴۶ سطر نمبر ۱۶ (۹/۴۹۳ تا ۵۱۲)
☆صفحہ نمبر ۵۸ کا حاشیہ صفحہ نمبر ۵۹ پر ملاحظہ فرمائیں ☆صفحہ نمبر ۶۳ سطر آخر (۱۰ شوال المکرم ۱۴۳۰ ہجری)
☆صفحہ نمبر ۲۲ سطر نمبر ۱۵ (پھمن، کشن جی، زراتشت، بدھا، فیثاغورس) ☆صفحہ نمبر ۲۰ سطر آخر (الفرقۃ الناجیۃ)
☆صفحہ نمبر ۶۲ سطر نمبر ۱۵ (جارحانہ اتہامات)

☆☆☆(شکریہ)☆☆☆

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

نام کتاب ---------- نظریات وہابیہ کا علمی محاسبہ

از قلم ---------- مولانا مفتی سردار احمد رضا مشرف القادری

تصحیح ---------- حضرت مولانا مفتی سید اکبر الحق قادری رضوی

صفحات ---------- 64

اشاعت ---------- رجب المرجب ۱۴۳۱ھ / جولائی ۲۰۱۰ء

ناشر ---------- مسلم کتابوی لاہور

قیمت ---------- 50 روپے

ملنے کا پتا

مسلم کتابوی گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

جامعہ رضویہ انوار القادریہ، علامہ اقبال روڈ میلسی (ملتان ڈویژن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆ الانتساب والاھداء ☆

راقم الحروف اپنی ہر نگارش کو

تاجدار اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مفتی اعظم ہند

مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان قادری برکاتی نوری علیہ الرحمہ

اور

تاجدار مسند تدریس، محرابِ علوم مفتی اعظم پاکستان

مولانا مفتی محمد عبد القیوم قادری رضوی ہزاروی علیہ الرحمہ

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ انوار القادریہ رضویہ لاہور کے شہزادہ

سے نام نامی اسم گرامی سے معنون و منتسب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے ..... جن کی نسبت مفتی میرے لئے سرمایہ افتخار اور زریں نہایات ہے ..... جن کے کرم سے فہم کر میری علمی و روحانی تشنگی دور ہوئی اور قلب و فکر کو اولوالعزمی ..... جن کے علمی و روحانی تصرف کی بدولت مجھے نہ صرف دین متین کی توفیق نصیب ہوئی۔

اور

فقیہ اہل سنت طبیب دار مسلک اہل حضرت حکیم الفقہ

مولانا محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی ثم (مہتمم برکاتیم) العالیہ

بانی و مہتمم جامعہ رضویہ انوار القادریہ میلسی (پاکستان)

کی بارگاہ عالیہ میں بہ نیت عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے، جن کی صحبت، شفقت، تربیت اور دعاؤں کے طفیل مسلسل علم، تعلیم و تعلم، درس و تدریس، تصنیف، تالیف، تحقیق و تدقیق کا قابل رشک صلہ نصیب ہوا۔

سوئے ادب یا لحاظ ورنہ صد اخلاص ..... گر قبول افتد زہے عز و شرف

امید وار لطف و کرم

سردار احمد رضا مشرف القادری غفرلہ میلسی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ
1	الانتساب والاهداء	5
2	سبب تالیف وآغاز سخن	6
3	تاثرات عالیہ حضرت قبلہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ	7
4	تاثرات عالیہ حضرت قبلہ حافظ عبدالستار سعیدی مدظلہ	8
5	پیش لفظ از: حضرت علامہ اکبر الحق شاہ صاحب مدظلہ	9
6	وہابیہ کی اجادیث تسمیہ وتحمید وتصلیہ سے ناعلمی و بے خبری	11
7	علامہ بینی قدس سرہ کی ایمان افروز تحقیق انیق	13
8	اہل سنت پر شرک بدعت کا اتہام اپنے ایمان واسلام سے بے خبری	14
9	وہابیہ کے ایمان سوز باطل نظریات	16
10	غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک تقلید شرک ہے	19
11	وہابیہ کی ترجمہ حدیث میں کھینچا تانی	21
12	وہابیہ کے طرز حیات التقصد حیات کا اسلام وسنت سے تصادم	21
13	انگریز نے وہابی سے اہل حدیث بنایا	24
14	نیت صوم میں وہابیہ کے بدعتی	25
15	ادعیہ افطار پر اعتراضات کا تحقیقی تعاقب	29
16	انوکھے نرالے معمولات وہابیہ	29
17	فقہ حدیث وہابیہ کے بس کی بات نہیں	31
18	وہابیہ کی مفہوم حدیث میں من مانی	32

19	حمام حجری کی روایت کا خود ساختہ مفہوم	32
20	الحمد تراویح کے بعد پڑھا جانا دلائل کا تحقیقی تجزیہ	33
21	ائمہ محدثین جامعین ومرتبین کتب احادیث مقلد تھے	34
22	بیس رکعات تراویح پر مختصر دلائل وشواہد	38
23	فقیہ جلیل علامہ شامی قدس سرہ کے نام نامی سے مغالطہ	41
24	صلوٰۃ تسبیح مسلمان وہابیہ کو اپنے گھر کی خبر نہیں	41
25	تسبیح تراویح کا ثبوت	42
26	مساجد میں چراغاں شبینہ اور اجتماعی دعا کا ثبوت	43
27	سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے چراغاں کی	43
28	سرکار اقدس ﷺ نے چراغاں کرنے والے کو سراج فرمایا	44
29	جلیل القدر سلاطین اسلام اور عالمان دین کا معمول	44
30	سجدہ میں تبدیل دیکھ کر حضرت علی نے حضرت عمر کو دعا دی	46
31	شبینہ نفسہ جائز ورواہے	47
32	اجتماعی دعا کا حکم	49
33	ہر نفس عمر دان حق میں ایک دانہ ہوتا ہے	51
34	اشکال انتساب کتب حدیث وفقہ کی روشنی میں	53
35	صلوٰۃ وصوم سے قبل ایمان واسلام کا تحقق لازم وضروری ہے	55
36	وہابی اور شب قدر	56
37	صدقۂ فطر کی مقدار واجناس میں غیر مقلدانہ اجتہاد کا رد وابطال	56
38	دلائل کی حجیت وظنیت	57

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

39	عید کارڈ کرسمس کارڈ کے مثل غیر مقلدانہ اجتہاد و قیاس	58
40	شوال میں نکاح کی بابت طویلہ مکروہ ہے	60
41	وہابیہ کی بیہودہ نصاریٰ سے وفاداریاں	61
42	کلمات خاتمہ	62

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين محمد صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم

☆الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله☆

﴿سبب تالیف و آغاز سخن﴾

تمام حمد و ثنا ہے قہر خدا فگن و انوار برق بار ☆ اصحاب ہے کہ بعد و خیر مخالفین نہ شر کریں

☆.....بعد ابتداء و ہماری قدری اطلاع کے بعد.....☆

چند سالوں سے انگریز کے تیار کردہ اہلحدیث، غیر مقلدین وہابیہ ماہ رمضان میں خود ساختہ احکام و مسائل پر مشتمل میقات الصیام کیلنڈر شائع کر رہے ہیں جس میں مسلمانوں کو قرآن و حدیث کا نام لیکر قرآن و حدیث سے دور کرنے اور شدید غلط فہمیوں میں مبتلا کرنے اور مغالطوں میں الجھانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے اور قرآن و حدیث کے مفاہیم و مطالب کو اپنے خود ساختہ افکار و نظریات کے سانچے میں ڈھال کر پیش کیا گیا ہے جگہ جگہ لایعنی غلط بحث کرتے ہوئے شرک و بدعت کا رونا رو کر بات بات پر "حدیث سے ثابت نہیں" سنت سے ثابت نہیں، روایت صحیح نہیں" من گھڑت ہیں" کی گردان کر کے عوام الناس کو گمراہ کرنے کی سعی لا حاصل کی گئی ہے۔ دراصل یہ تقلید سے دوری اور اجتہاد و قیاس سے مستنبط احکام و مسائل سے لاتعلقی کا نتیجہ ہے حق یہ ہے کہ ائمہ مجتہدین کی تقلید اتباع و پیروی کے بغیر قرآن و حدیث سمجھنا گمراہی سے بچنا صراط مستقیم پر چلنا ناممکن ہے۔

؎ سراج تو ہے بغیر تیرے جو کوئی سمجھے حدیث و قرآن ☆ پھر بمشکلانہ پائے رستہ امام اعظم ابوحنیفہ

ہم حقانیان حق و انصاف کیلئے غیر مقلدین وہابیہ کے جملہ توہمات، شکوک و شبہات نظریات باطلہ، استدلالات فاسدہ کا نمبروار قرار واقعی شافی فیصلہ کن تحقیقی تجزیہ علمی محاسبہ پیش کر رہے ہیں تاکہ احقاق حق اور ابطال باطل ہو جائے اور عوام الناس غلط فہمیوں اور مغالطوں سے مامون و محفوظ رہ سکیں۔

؎ یا الٰہی بحبہ نوتوفیقم.....وماہ بدمابسوئے تحقیقم

☆(فقیر رضوی سرور احمد رضا مغربی (الفاروقی) غفرلہ سلمی)☆

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

☆تاثرات عالیہ☆

آبروئے اہل سنت پاسبان رضویت پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی مصطفوی مدظلہ العالی

﴿امیر جماعت اہل سنت پاکستان کراچی﴾

.....بسم اللہ الرحمن الرحیم.....

از فرمودہ حضرت مولانا سردار احمد رضا شرف القادری سلمہ کی تالیف "نظریات وہابیہ کا علمی محاسبہ" کو کہیں کہیں سے دیکھا اور اہل حدیث غیر مقلدین کی جانب سے شائع کردہ کیلنڈر بنام "میقات الصیام" کے مندرجات کا محاسبہ ہے جس میں مؤلف نے ثابت کیا ہے کہ غیر مقلدین اہل حدیث اور عمل بالحدیث کا دعوی کرنے والے حقیقت اس کے برعکس ہے بلکہ ان کے اعمال سنت سے متصادم ہیں مؤلف نے غیر مقلدین کے عقائد و نظریات بھی نقل کر دیے ہیں تاکہ عوام الناس پہچان جائیں کہ عمل بالحدیث کا دعوی کرنے والے کس قدر اصل عوام کو حدیث اور سنت سے دور کرنے کی سازش ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے بدعقیدہ جماعت کے چہرے سے نقاب پلٹ کر عوام اہل سنت و جماعت کے تحفظ کی سعی فرمائی ہے۔ آمین

(سید شاہ تراب الحق قادری)

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ

.....۱۲ اپریل ۲۰۱۰ء.....

☆تاثرات عالیہ☆

مرید المخلص زبدۃ الواصلین قامع المتقولین المتحولین

حضرت علامہ حافظ محمد عبد الستار سعیدی دامت برکاتہم العالیہ

﴿شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان﴾

بنام _____

12-06-2010ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

فاضل جلیل ابن فاضل کریم حضرت علامہ مولانا سردار احمد شرف القادری فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور زید مجدہ نوجوان داعی سنت، بہترین مبلغ، تجربہ کار مناظر، صحیح اللسان خطیب و مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ بالغ نظر محرر و مصنف بھی ہیں۔ مناظرانہ گرفت اور دلائل اصلب آپ کو اپنے عظیم والد پاسبان مسلک رضا حضرت مولانا الحاج حسن ال القادری رضوی برکاتی دامت برکاتہم العالیہ فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان سے ورثہ میں ملا ہے۔

زیر نظر کتاب "نظریات وہابیہ کا علمی محاسبہ" حضرت موصوف کی تازہ ترین تالیف ہے جس میں آپ نے وہابیہ کی طرف سے شائع کردہ کیلنڈر "میقات الصیام" کے مندرجات کا بہ دلائل کامیاب محاسبہ کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ وہابیہ کے اکابر کی اپنی تصنیفات سے ان کے گھڑے ہوئے قرآن و حدیث کے خلاف چار سو نظریات کی فہرست درج کر کے انہیں آئینہ دکھایا ہے اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کے قلم میں اور زیادہ روانی پیدا فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین

حافظ محمد عبد الستار سعیدی

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

☆ پیش لفظ ☆

از ۔۔ زینت مسند افتاء حضرت علامہ مفتی سید اکبر الحق شاہ قادری رضوی مدظلہ العالی

﴿بانی و مہتمم جامعہ نعیمیہ رضویہ کھوکھراپار ملیر کراچی﴾

☆ بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ اللہ رب الثقلین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم وصحبہ وحزبہ اجمعین ☆

.....ارشاد باری تعالیٰ ہے: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء ۵۹).....

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کا اور حکم ماننا اللہ اور رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں، تفسیر کبیر وغیرہ میں اس کے تحت مذکور ہے کہ اصح قول یہ ہے کہ "اولی الامر" سے مراد علمائے حق ہیں کیونکہ حکمران و سلاطین بھی امور دینیہ میں ان کے تابع ہوتے ہیں، ملخصاً۔ کثیر احادیث طیبہ، اقوال ائمہ و فرمان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس پر شاہد ہیں کہ سلاطین ایمان کے لیے اور ایمان ان کے لیے ائمہ دین کی پیروی از حد ضروری ہے، جو ان سے علیحدہ ہوا جہنم اس کا مقدر ہوا، چودہ سو سال سے امت مسلمہ کا اس پر بلا نکیر اتفاق چلا آرہا ہے،

تاہم امت مسلمہ کے اندر انتشار و خلفشار پیدا کرنے کے لیے اہل اسلام کے روپ میں ایک گروہ پیدا ہوا جو نجدی وہابی کے نام سے مشہور ہوا اس نے اسلام کے مسلمہ عقائد و نظریات کو تبدیل کرنے کی ناکام کوششیں کیں، متون دین ائمہ کرام بلکہ حضور پاک ﷺ بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کی شان میں گستاخیاں کی جس پر بروقت علمائے کرام و فرمان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے امت کو اس فتنہ خفیہ سے آگاہ کیا اور امت مسلمہ کے ایمان کا بھرپور طریقے سے تحفظ کیا،

لیکن وہ گروہ کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا، ماضی قریب میں مجدد دین و ملت امام المسلمین فی العرب والعجم الشیخ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکے فتنوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا خصوصاً برصغیر کے مسلمانوں کو ان کے عقائد خبیثہ سے متنبہ کیا جس کے سبب کروڑوں مسلمانوں کا ایمان نہ صرف محفوظ رہا بلکہ یہ مسلمان اپنے اکابرین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں، عصر حاضر میں یہ گروہ "اہل حدیث" کے نام سے جانا جاتا ہے (اگرچہ عمل بما ثبت عن الحبیب کے سراسر خلاف ہے)

اس گروہ نے حسب سابق امت مسلمہ کو ایک بار پھر گمراہ کرنے کی کوششیں شروع کردیں کہ امت مسلمہ کے خالص دینی معاملات "روزے کی نیت، دعائے افطار، طعام سحری، کفایت تراویح، جوتوں کے ساتھ صلوٰۃ، تسبیح مسابقہ میں چراغاں، شیرینی وغیرہ" معمولات دینیہ کو شرک و بدعت جیسے بدترین الزامات کا رنگ

دیکر بدترین ناپاک جسارت کا ارتکاب کیا اور مسلمانوں کی اللہ تعالیٰ کی عبادات سے دور کرنا چاہا،

بفضلہ تعالیٰ صد مبارک باد ہیں حضرت محترم فاضل جلیل علامہ مفتی سردار احمد رضا مشرف القادری سلمہ الباری و ذریتہ و اہلہ کہ جنہوں نے گمراہ فرقہ وہابیہ کے مدلل و مکمل جوابات تحریر فرما کر دین اور امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا، اور اس قدر جامع و مانع ہیں کہ کوئی بھی عبارت کبھی حوالہ سے خالی نہیں اور طریق استدلال ایسا کہ تصویر کے ہر دو رخ بالکل واضح اور صاف نظر آرہے ہیں،

پھر تبحر علمی پہ اکتفا کرکے اپنا سچا مسلک حنفی بریلوی ہونا ثابت کردیا اور فی الواقع اس طرح کے قلم کار ہمارے یہاں اب چراغ لے کر ڈھونڈنے سے ہی ملتے ہیں، واضح رہے کہ مروج و مؤلف اس گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں جو علمی کی پہچان کہے جاسکتے ہیں، اللہ تعالیٰ موصوف کے اس کار عظیم کو قبول فرمائے اور ان کے علم و عمل میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور آنکھوں ہر مقام پر جاری و ساری عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الکریم ﷺ

عبید الغفور و الرضا

عبد شاہ الکریم الحنفی القادری الرضوی غفرلہ

.....۲۹ جمادی الاخری ۱۴۳۱ھ.....

.....۱۳ مئی ۲۰۱۰ء.....

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

﴿وہابیہ کی احادیث تسمیہ وتحمیدوتصلیہ سے لاعلمی وبے خبری﴾

معزز قارئین کرام! غیر مقلدین وہابیہ دعوی تو عمل بالحدیث کا کرتے ہیں لیکن یہ ایک ناقابل حقیقت ہے کہ حدیث سمجھنا پھر اس پر عمل کرنا اصول حدیث جاننا ان کے بس کی بات نہیں یہی وجہ ہے کہ مرتب میقات الصیام نے متعدد احادیث اور اصول حدیث سے روگردانی کا ارتکاب کیا ہے جس کا نقد ثبوت ملاحظہ ہو" غیر مقلد مرتب میقات الصیام نے اپنے کیلنڈر کی ابتدا "شرک وبدعت" سے کر کے ابتداء بالتسمیہ والتحمید والتصلیۃ کی متعدد احادیث سے لاعلمی وبے خبری اور جہالت کا ثبوت فراہم کر دیا اور اپنے نام نہاد اہل حدیث ہونے اور اپنے افکار ونظریات اور خود ساختہ احکام ومسائل کی اتھینٹیت واتھریٹ ماخذیت وغیرہ ذٰلک پالیسی پر خود ہی مہر ثبت کر دی حالانکہ متعدد مشہور ومعتبر کتب حدیث وتفسیر میں متعدد احادیث تسمیہ وتحمید وتصلیہ جلیل القدر محدثین ومفسرین نے نقل فرمائی ہیں چند حوالہ جات ملاحظہ کریں اور غیر مقلدین وہابیہ کی کوتاہی کو تاہی کریں۔

(1) کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فھو اقطع۔۔۔۔۔۔(رواہ الرھاوی)

(2) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فھو اقطع۔۔۔۔۔۔(رواہ السیوطی)

(3) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بذکر اللہ و بسم اللہ الرحمن الرحیم فھو اقطع۔۔۔۔۔۔(رواہ الصنعانی)

(4) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فھو ابتر۔۔۔۔۔۔(رواہ الخطیب)

(5) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فھو ابتر۔۔۔۔۔۔(رواہ الفارسی)

(6) کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ بسم اللہ فھو ابتر۔۔۔۔۔۔(رواہ الالوسی)

(7) کل امر لا یبدأ فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فلا یعتد بہ۔۔۔۔۔۔(رواہ الخطیب)

(8) کل کلام لا یبدأ فیہ بحمد اللہ فھو اجذم۔۔۔۔۔۔(رواہ ابو داؤد)

(9) کل کلام لا یبدأ فیہ بحمد اللہ فھو اجذم۔۔۔۔۔۔(رواہ النسائی)

(10) کل کلام لا یبدأ فیہ بحمد اللہ فھو اجذم۔۔۔۔۔۔(رواہ البیھقی)

(11) کل کلام لا یبدأ فیہ بحمد اللہ فھو اجذم۔۔۔۔۔۔(رواہ الدار قطنی)

(12) کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ بالحمدللہ فھو اقطع۔۔۔۔۔۔(رواہ ابن ماجہ)

(13) کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ بالحمدللہ فھو اقطع۔۔۔۔۔۔(رواہ ابن حبان)

(14) کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ بالحمد للہ فھو اقطع۔۔۔۔۔۔(رواہ ابو عوانہ)

(15) کل امر لا یبدأ فیہ بذکر اللہ فھو ابتر۔۔۔۔۔۔(رواہ احمد)

(16) کل کلام لا یبدأ فیہ بالصلوٰۃ علی فھو اقطع۔۔۔۔۔۔(رواہ ابو مومل)

(17) کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ بذکر اللہ ثم بالصلوٰۃ علی فھو اقطع ممحوق من کل

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

برکۃ ..... (رواہ الرھاوی)

(18) کل امر ذی بال لایبدأ فیہ بحمد اللہ والصلوٰۃ علی فھو اقطع ابتر ممحوق من کل برکۃ ..... (رواہ الدیلمی)

(19) من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ مادام اسمی فی الکتاب ..... (رواہ الرھاوی)

(20) کل خطبۃ لیس فیھا تشھد فھی کالید الجذماء ..... (رواہ الترمذی)

☆ ترجمہ حدیث نمبر 16، 1: ہر وہ ذی شان کام جس کا آغاز (ابتداء) حمد اور افتتاح تسمیہ وتحمید وتصلیہ سے نہ کیا جائے تو وہ نامکمل و ناتمام اور بے فائدہ ہے، خیر و برکت سے خالی ہوتا ہے۔

☆ ترجمہ حدیث نمبر 17، 18: ہر وہ ذی شان کام جس کی ابتداء ذکر اللہ، حمد اللہ اور مجھ پر درود بھیج کر نہ کی جائے تو وہ نامکمل اور ہر خیر و برکت سے خالی ہوتا ہے۔

☆ ترجمہ حدیث نمبر 19: جس نے مجھ پر کتاب میں درود بھیجا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں ہوگا۔

☆ ترجمہ حدیث نمبر 20: ہر وہ خطبہ جس میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مثل ہے۔

﴿علامہ عینی قدس سرہ کی ایمان افروز تحقیق انیق﴾

قال الامام بدر الدین العینی رحمہ اللہ تعالیٰ " ان الواجب علی مصنف کتاب او مؤلف رسالۃ ثلاثۃ اشیاء وھی البسملۃ والحمدلۃ والصلوٰۃ..... اما البسملۃ والحمدلۃ فلان کتاب اللہ مفتوح بھما..... و اما الصلوٰۃ فلان ذکرہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرون بذکرہ تعالیٰ ولقد قالوا فی قولہ تعالیٰ (ورفعنا لک ذکرک) معناہ ذکرت حیثما ذکرت و فی رسالۃ الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ عن مجاھد فی تفسیر ھذہ الایۃ قال لا اذکر الا ذکرت اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ وروی ذلک

مرفوعا عن رسول اللہ ﷺ الی جبریل علیہ السلام الی رب العالمین فاللہ اعلم (شرح مسلم)"۔

یعنی مصنف کتاب اور مولف رسالہ پر تین چیزیں واجب ہیں (۱) بسملہ (۲) حمدلہ (۳) صلوٰۃ وتسمیہ وتحمید اس لئے کہ ان سے قرآن عظیم کا آغاز کیا گیا ہے، صلوٰۃ (وسلام) اس لئے کہ ذکر سرکار اقدس ﷺ کا ذکر خداوندی سے مقرون ہے اسی لئے مفسرین کرام قرآن خداوندی "ورفعنا لک ذکرک" کا معنی یوں بیان فرماتے ہیں (اے حبیب ﷺ) جہاں میرا ذکر کیا جائے گا وہاں تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا اور رسالہ شافعی میں ہے کہ حضرت امام مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا میرا ذکر جہاں ہوگا تیرے ذکر کے بغیر نہیں ہوگا، جس نے لا الہ الا اللہ کہا تو وہ ان محمدا عبدہ ورسولہ بھی کہے گا، یہی معنی "ورفع ذکر" مروی ہے سرکار اقدس ﷺ سے جبریل امین تک ان سے رب العالمین تک ..... (عمدۃ القاری ۱/۳۳)

﴿اہل سنت پر شرک و بدعت کا اتہام، اپنے ایمان و اسلام سے بے خبری﴾

مرتب میقات الصیام لکھتا ہے شرک و بدعت ایسے گناہ ہیں جن کی وجہ سے روزہ اور تراویح سمیت تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ (قرآن و حدیث)

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں بتایا جائے ذکر کردہ بالا ترجمہ قرآن عظیم کی کس آیت یا کس حدیث کا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں امت مصطفوی سے عداوت ہے اور خود سرکار اقدس ﷺ کو اپنی امت سے محبت ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں امتی امۃ مرحومۃ قد دخل قبورھا بذنوبھا و تخرج من قبورھا لا ذنوب علیھا تمحص عنھا با مستغفار المؤمنین (رواہ السیوطی فی شرح الصدور) وفی روایۃ "امتی ھذہ امۃ مرحومۃ" ..... (مشکوٰۃ ص ۴۶۰، ابوداؤد ۲/۲۳۶)

(یہ الفاظ مشکوٰۃ، ابن ماجہ ص ۳۱۷، سنن دارمی ۱/۴۳۱، تخریج الاحیاء ۱/۳۲۳)

بتایا جائے کہ اگر امت مصطفوی میں شرک کرنے والے ہیں تو مرحومۃ کا کیا معنی؟ کیا شرک مرحوم و مغفور ہو

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تا ہے؟ ہرگز نہیں جنہیں سرکار اقدس ﷺ نے مرحومہ فرما چکے تم انہیں مشرک قرار دے رہے ہو بلکہ حقیقی حق یہ ہے کہ سرکار اقدس ﷺ تو شرک اور اس کے خوف کی بھی نفی فرما چکے ہیں، ارشاد فرماتے ہیں "والله ما اخاف عليكم ان تشركوا بعدي" (بخاری شریف ۱/۱۷۷ مسلم شریف ۲/۲۵۰) (مسند احمد بن حنبل ۴/۱۵۳)

(بالفاظ متقاربہ مسلم ۲/۲۵۰ المعجم الکبیر ۱۷/۲۷۹ بیہقی ۳/۱۶۲ ابوداؤد الطیالسی ۵/۴۱۵)

اب بھی اگر کوئی شرک کا فتویٰ لگاتا ہے تو وہ اپنی عادت سے مجبور ہے بلکہ اس سے سرکار اقدس ﷺ کے معجزہ کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے صدیوں پہلے ایسے لوگوں کی خبر دی تھی، چنانچہ ایک صحیح حدیث ملاحظہ ہو۔

عن حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله ﷺ ان مما اخوف عليكم رجل قرأ القرآن حتى اذا رويت بهجته عليه وكان ردءا الاسلام اعتراه الى ما شاء الله انسلخ منه نبذه وراء ظهره وسعى على جاره بالسيف ورماه بالشرك قال قلت يا نبي الله ايهما اولى بالشرك المرمي او الرامي قال بل الرامي، (هذا اسناد جيد) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس نے فرمایا کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اس نے اوڑھ لی ہوگی پھر وہ اسلام کی چادر سے بالکل صاف نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دے گا اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کردے گا اور اسے شرک سے متہم و منسوب کردے گا (یعنی مشرک ٹھہرائے گا) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا اے اللہ کے نبی ﷺ شرک کا زیادہ حقدار کون ہے؟ شرک کی تہمت لگایا ہوا یا شرک کی تہمت لگانے والا، آپ ﷺ نے فرمایا شرک کی تہمت لگانے والا شرک کا زیادہ حقدار ہے، یہ سند جید ہے۔ (ابن کثیر ۲/۲۶۵)

تیسری بات یہ ہے کہ کیا گستاخی اور بے ادبی اور اہانت سرکار اقدس ﷺ سے روزہ اور تراویح سمیت تمام اعمال ضائع نہیں ہو سکتے؟ جبکہ گستاخان سرکار اقدس ﷺ قرون اولیٰ سے لیکر آج تک کسی

نہ کسی روپ اور کسی نہ کسی گروہ و جماعت کی شکل میں ظہور پذیر ہو رہے ہیں اور اسلام کا نام لیکر قرآن و حدیث پڑھ کر مسجدیں اور مدارس بنا کر بھی حبیب رب قدوس ﷺ کی خدا داد عظمت و جلالت شان میں توہین و تنقیص کرنے سے باز نہیں آتے۔

وہابیہ کے ایمان سوز باطل نظریات

☆ اکابر غیر مقلدین وہابیہ کی کتب معتبرہ سے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں ☆

(۱) محمد بن عبدالوہاب نجدی لکھتا ہے کہ سرور کائنات ﷺ کو پکارنا شفیع المذنبین سمجھنا، ختم پڑھنا، صورت مبارکہ اور قبر شریف کا تصور کرنا، حاجت روا سمجھنا صاحب تصرف عالم جملہ صفات کو باذن اللہ تعالیٰ باعطاء الٰہی ماننا بھی شرک ہے اور شرک بھی ابوجہل جیسا۔.....

(کتاب التوحید عربی ص ۱۷۵)

(۲) اسی کی ترجمانی شہید اسمٰعیل نجدی، ذبح تیغ خیبار، مولوی اسماعیل قتیل دہلوی نے کی ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۶)

(۳) شافع محشر سے استغاثہ کرنا شیطانی فعل ہے اور شرک ہے۔.....

(کشف الشبہات عربی ص ۵۷)

(۴) رسول معظم ﷺ کی تعظیم کرنا شرک ہے۔.....

(الدرر الفضیہ ص ۳۶، ۵۱)

(۵) نماز میں رسول کا خیال بیل اور گدھے کے خیال میں آنے سے بدتر ہے۔.....

(صراط مستقیم ص ۸۶)

(۶) ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔.....

(تقویۃ الایمان ص ۲۲)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(۷) میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔.....

(تقویۃ الایمان ص ۸۶)

(۸) جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔.....

(تقویۃ الایمان ص ۵۵)

(۹) اولیاء و انبیاء امام و امام زادہ پیر و شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو کبھی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم اُنکے (چھوٹے) بھائی ہیں۔.....

(تقویۃ الایمان ص ۹۵)

(۱۰) جیسا کہ برقہ سہکا چودہری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔

(تقویۃ الایمان ص ۹۰)

(۱۱) اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک حکم کن میں چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتے جبرئیل اور محمد کے برابر پیدا کرا لے۔.....

(تقویۃ الایمان ص ۴۲)

(۱۲) نبی پاک ﷺ کا توسل شرک والوں کا بہت بڑا وسیلہ اور اسلام کو مٹانے کا ذریعہ ہے۔

(فتح المجید شرح کتاب التوحید ص ۲۰۸، ۲۱۵)

(۱۳) رسول اللہ ﷺ کے روضہ کا قصد کر کے زیارت کرنا ناجائز اور شرک ہے۔

(رسالہ سماع موتی ص ۱۱۹، الدر المنضید ص ۶۰)

(۱۴) الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے والا بدعتی اور گنہگار ہے۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

(۱۵) اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔.....

(بادیۃ الحیران ص ۱۵۷)

(۱۶) کہ اصل یا امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ۔.....

(براہین قاطعہ ص ۲۷۱)

(۱۷) کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔.....

(فتاویٰ رشیدیہ ۱/۱۹)

(۱۸) یہ خیال کرنا چاہیے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحاء بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں۔.....

(بادیۃ الحیران ص ۱۱)

(۱۹) شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت (علم محیط زمین) نص سے زیادہ ثابت ہوئی کہ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔.....

(براہین قاطعہ ص ۵۱)

(۲۰) رسول اللہ ﷺ کو خدا اپنی غائبات کا علم ہے نہ دیوار کے پیچھے حضور جانتے ہیں خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں وللہ لا ادری مایفعل بی ولا بکم۔.....

(براہین قاطعہ ص ۵۱)

(۲۱) دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد محض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔.....

(حفظ الایمان ص ۸)

(۲۲) کہ نظر حسد الطاعنین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے۔.....

(فتاویٰ رشیدیہ ۱/۹)

(۲۳) قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے، ملخصاً (تحذیر الناس

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ص ۴۳)

(۴۴) اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں بالفرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے

(تحذیر الناس ص ۲۸)

(۴۵) ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات ﷺ سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر دو عالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے .....

(الشہاب الثاقب ص ۴۷)

(۴۶) رسول اللہ ﷺ کی قبر بت ہے .....

(الدر المنضید ص ۱۶، ۱۷، ۶۰، ۱۷، تحفہ ہابیہ ص ۱۷، ۱۹)

○ و غیر ذلک من الخرافات و الهفوات و الهذیانات و الاهانات ○

معزز قارئین کرام! ان عقائد و نظریات میں خداوند عظمت و شان رسالت کو گھٹانے اور بارگاہ سرکار اقدس ﷺ میں توہین و تنقیص و تحقیر کی انتہائی ناپاک جسارت کی گئی ہے اور یہی عقائد و نظریات باطلہ دیوبندیہ کی بنیاد ہیں قرآنیہ، احادیث صحیحہ، نصوص قطعیہ سے معارض و متصادم ہیں، یہی وجہ ہے کہ جلیل القدر علمائے مکہ و مدینہ مفتیان عرب و عجم نے حاملان عقائد باطلہ و نظریات فاسدہ کو گمراہ بدزین کافر و مرتد دائرہ ایمان و اسلام سے خارج قرار دیا ہے، تفصیل کیلئے مجدد اعظم امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تصنیف لطیف حسام الحرمین کا مطالعہ کریں، لیکن جو بدستور انہی عقائد باطلہ و نظریات فاسدہ پر قائم و دائم ہیں اب بھی نماز روزہ اور ترویح سمیت تمام اعمال مقبول ہونے کی تمنا اور آس لگائے بیٹھے ہیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ

﴿غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک تقلید شرک ہے﴾

☆ غیر مقلدین کے عظیم محقق مولوی محمد ابوالحسن صاف لکھتے ہیں "اس بات میں کچھ بھی شک نہیں کہ

تقلید خواہ آئمہ اربعہ میں سے کسی کی ہو خواہ ان کے سوا کسی اور کی شرک ہے" .....

(الظفر المبین ص ۲۰)

☆ غیر مقلدین کے پیشوا مولوی محمد جونا گڑھی نے لمبا چوڑا سرخی قائم کی ہے "تقلید شرک ہے"۔ (سراج محمدی ص ۱۱)

☆ بلاشبہ ان حضرات نے تقلید کو شرک و کفر اور مقلدین کو کافر و مشرک کہہ کر لاکھوں کروڑوں علماء (مفسرین و محدثین) اولیاء و صلحاء و اصفیاء بلکہ صحیح العقیدہ امت مرحومہ محمد یہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کے دس حصوں سے نو کو علی الاعلان کافر و مشرک ظہرا دیا، ملخصاً .....

(فتاوی رضویہ ۶/۷۰۹)

☆ گویا یہ اپنے طائفہ خانقہ کے سوا تمام عالم کو کافر و مشرک سمجھتے ہیں، .....

(رد المحتار ۳/۳۳۹)

☆ سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں "ایما امری قال لا خیہ کافر فقد باء بہا احدھما ان کان کما قال و الا رجعت علیہ" .....

(مسلم ۱/۵۷ بالفاظ متقاربہ بخاری ۲/۸۹۳، ۹۰۱)

یعنی جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک پر یہ بات ضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ حقیقتاً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا بالفرض یہ کہ غیر مقلدین وہابیہ رجعت کفر کے باوجود بھی نماز روزہ اور ترویح سمیت تمام اعمال کے مقبول ہونے کی تمنا اور آس لگائے بیٹھے ہیں۔

پانچویں یہ کہ غیر مقلدین وہابیہ نے ختم قرآن کی تقریبات مسجدوں میں چراغاں اور شیرینی اور ختم فاتحہ کو بدعت سمجھ رکھا ہے یہ آگ خام خیالی ہے، حقیقت یہ ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت سے باہر نکلنے والے اہل الاہواء بدترین بدعتی اور بدمذہب ہیں، مفتی اجل علامہ سید احمد مصری علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں

الفرقة الناجية المسماة باهل السنة والجماعة قد اجتمعت اليوم في مذاهب اربعة

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنابلون رحمهم الله تعالى ومن كان خارجاً عن هذه الاربعة في هذا الزمان فهو من اهل البدعة والنار، ملخصاً... (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ۱/۱۵۳)

یعنی فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت اب چار مذاہب میں منحصر ہے، حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی، اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت فرمائے اس زمانے میں ان چار سے باہر ہونے والا بدعتی و جہنمی ہے"۔

﴿وہابیہ کی ترجمہ حدیث میں کھینچا تانی﴾

مرتب میثاق الصیام لکھتا ہے افطاری میں جلدی کرنے والے فقہ کے مجذوب ہیں (بخاری و مسلم) غروب آفتاب کے بعد افطاری میں تاخیر کرتے رہنا یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے (ابوداؤد)

پہلی بات تو یہ ہے کہ غیر مقلدین نے ابوداؤد کی روایت کے ترجمہ میں ردوبدل اور کمی بیشی اور کھینچا تانی سے کام لیا ہے (ابوداؤد ۱/۳۲۶) کی اصل روایت یہ ہے "لا یزال الدین ظاهرا ما عجل الناس الفطر لان الیهود و النصاری یؤخرون" اس میں کہیں بھی غروب آفتاب کے بعد افطاری میں تاخیر کرنے کا ذکر نہیں ہے، دوسری بات یہ ہے خود غیر مقلدین وہابیہ کا طرز عمل اس حدیث کے خلاف ہے، غیر مقلدین غروب آفتاب سے پہلے ہی افطار کر لیتے ہیں لہٰذا ہم تعالیٰ اہل سنت و جماعت کا طرز عمل حدیث شریف کے عین مطابق ہے کہ جب آفتاب تمام و کمال ڈوبنے کا یقین ہو جائے تو فوراً روزہ کی افطار سنت ہے اتنی جلدی بھی نہ کی جائے کہ غروب آفتاب مشکوک ہو حرام و مفسد صوم ہے، اور اتنی تاخیر بھی مکروہ ہے کہ رافضیوں یا یہود و نصاریٰ سے مشابہت ہو جائے، جو سراسر خلاف سنت ہے۔ اور احادیث کریمہ کا مطلب بھی یہی ہے وہی جو غیر مقلدین نے سمجھا ہے۔

﴿وہابیہ کے طرز حیات و مقصد حیات کا اسلام و سنت سے تصادم﴾

مرتب میثاق الصیام لکھتا ہے

"اہل حدیث کا مقصد حیات لا الہ الا اللہ، اہل حدیث کا طرز حیات محمد رسول اللہ"

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ محض خام خیالی فخر وہابی کی حد تک ہے، ورنہ غیر مقلدین وہابیہ کے مقاصد و طرز حیات اسلام و سنت سے معارض و متصادم ہیں بطور نمونہ چند ملاحظہ ہوں جن کی توقع کسی مومن مسلمان سے نہیں کی جا سکتی۔

(۱) وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں سب مشرک ہیں، (رد المحتار ۳/۳۳۹)

(۲) وہابیوں کے وہابیہ سرکار اقدس ﷺ کے بارے میں لکھتا ہے "میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں" (تقویۃ الایمان ص ۶۰)

(۳) سرخیل وہابیہ ابن تیمیہ (اور اس کے اتباع ابن قیم وغیرہ) نے روضہ اقدس کی زیارت کے لئے سفر کرنا معصیت اور حرام لکھا۔.....

(فتاوی ابن تیمیہ ۲۷/۲۱۵، ۲۳۰، ۲۳۶)

(۴) متقدمین وہابیہ شیخ نجدی کہتا ہے "میں اگر قدرت پاؤں تو روضہ رسول ﷺ کو توڑ دوں"

(فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبدالوہاب)

(۵) شیخ نجدی نے شہداء اور صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے مزارات توڑے۔.....

(حوالہ مذکورہ بالا)

(۶) وہابیہ کے نزدیک رام چندر، لچھمن، کرشن، مذر تشت، فیثا غورس، بدھ، سقراط، بطلیموس، نبی ہیں غیر مقلدین وہابی مولوی وحید الزمان لکھتا ہے ہم انکی نبوت کا انکار نہیں کر سکتے یہ انبیاء صلحا تھے۔.....

(ہدیۃ المہدی ص ۸۵)

(۷) وہابیہ کے نزدیک نماز میں رسول کا خیال بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوبنے سے بدتر ہے،

(صراط مستقیم ص ۸۶)

(۸) رسول معظم کی تعظیم کرنا شرک ہے۔.....

(الدر النضید از قاضی شوکانی ص ۳۶)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(۱۰) اشراف محترم! اللہ کے سوا استغاثہ و طلب کرنا شیطانی فعل ہے اور شرک ہے.....

(کشف الشبہات عربی ص ۵۷)

(۱۱) مرشد اول وہابیہ ابن جبیہ کہتے ہیں "حضرت علی نے تین سو سے زائد مسئلوں میں غلطی کی ہے"

(فتاویٰ حدیثیہ ص ۸۷)

(۱۲) وہابیہ کے نزدیک صحابہ کرام کے اقوال حجت نہیں.....

(ہدیۃ المہدی ص ۱۱۱)

(۱۳) وہابیہ کے مستند عالم عطاء اللہ حنیف بھوجیانی ناقل ہیں "مولوی اسماعیل قتیل نے تقویۃ الایمان لکھنے کے بعد کہا اس میں بعض جگہ تیز لفظ آ گئے ہیں بعض جگہ تشدد بھی، اشاعت سے ضرور ہو گی، مگر لوگ سمجھ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے" ملخصاً.....

(اکمل البیان ص ۱۴)

(۱۴) غیر مقلد وہابی مولوی وحید الزمان لکھتا ہے ہمارے بعض متاخرین "اسماعیل دہلوی، محمد بن عبدالوہاب نجدی نے شرک کے معاملہ میں بہت تشدد کیا ہے، اسلام کے دائرہ کو بہت تنگ کر دیا ہے کہ وہ امور کو بھی شرک قرار دے دیا وہ دین میں سخت غالی اور تشدد کرنے والی تھے".....

(ہدیۃ المہدی ۲۶)

(۱۵) وہابیہ کے مستند عالم میر ابراہیم سیالکوٹی لکھتے ہیں "جماعت اہل حدیث اپنے ناقص العلم اور غیر محتاط نام نہاد علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ بعض تو پرانے خارجی اور بے علم شخص اور بہانے کانگریسی ہیں، مسلمانوں میں خصوصاً اہل حدیث میں تعصب پیدا کرنا چاہتے ہیں".....

(احیاء الحیت ص ۳۶)

(۱۶) غیر مقلدین مولوی ثناء اللہ امرتسری کا صریح جھوٹ "سینے پر ہاتھ باندھنے کی روایات بخاری و مسلم اور آگے شروح میں بکثرت ہیں".....

(فتاویٰ ثنائیہ ۱/۴۴۳)

(۱۷) غیر مقلد مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی کا صریح جھوٹ "امام بخاری نے بخاری شریف میں باب باندھا ہے "المسح علی الخفین".....(خطبات یزدانی ۱/۳۳۳)

(۱۸) غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری نے محدث وہابیہ عبداللہ روپڑی کی عبارت نقل کی "اللہ پر جھوٹ بولنا بھی جائز ہے".....

(ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث ص ۱۰)

دوسری بات یہ ہے کہ

انگریز نے وہابی سے اہل حدیث بنایا

(۱) غیر مقلد مولوی داؤد غزنوی کے متعلق لکھا ہے "اصلاً وہ اس وہابی تحریک کی گمشدہ تصویروں میں سے ایک تھے" (داؤد غزنوی ص ۶۴)

(۲) غیر مقلد مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی لکھتے ہیں "وہابیو تمہیں وہابی ہونا مبارک ہو" (خطبات یزدانی ۲/۸۷)

(۳) وہابی مذہب کو ہندوستان میں جاری کرنے والا شاہ اسماعیل تھا.....

(سیرت ثنائی ص ۲۶۲)

(۴) انیسویں صدی کے ابتداء میں ہندوستان میں وہابیت کی تحریک جاری ہوئی تھی آج تک ہندوستان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دراصل وہابی ہیں مگر انہیں اور نام لیکر پکارا جاتا ہے بمثال کے طور پر اہل حدیث۔ (سوانح حیات سلطان ابن سعود ص ۲۶۱)

(۵) وہابی خالص اسلام کی حفاظت اور شرک و بدعت کے خلاف سینہ سپر ہیں۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۱ جون ۱۹۷۶ء)

(۶) یہاں تک کہ غیر مقلد شیخ الحدیث اسماعیل سلفی کہہ بیٹھا "آنحضرت ﷺ اور ابو حنیفہ سخت قسم کے وہابی تھے".....

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(تحریک آزادی فکر ص ۲۹۵) (فتاوی سلفیہ ص ۱۲۶)

(۷) غیر مقلدین کے مفسر محدث نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنے رسالہ کا نام "ترجمان وہابیہ" رکھا۔

(۸) غیر مقلد مولوی اسماعیل غزنوی نے سلطان بن سحمان نجدی کی کتاب الہدیۃ السنیۃ کے اردو ترجمہ کا نام تحفہ وہابیہ رکھا۔

.....

(مطبوعہ برقی پریس امرتسر)

(۹) غیر مقلد مولوی محمد حسین بٹالوی کی دوا دوریوں اور کوششوں کی وجہ سے انگریز نے وہابی سے اہل حدیث بنا دیا (اشاعۃ السنۃ لاہور جلد ۱۱ بحوالہ مقدمہ حیات سید احمد شہید ص ۳۶) (ترجمان وہابیہ ص ۶۲، سیرت ثنائی ۳۷۲) (اہل حدیث کا مذہب ص ۱۱۸) (مقالات سرسید حصہ نہم ص ۲۱۱) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۰۸ء)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہو گیا کہ وہابیہ کا اصلی حقیقی نام وہابی ہے لیکن آجکل اس نام کو شیعہ کی طرح تقیہ بازی کرتے ہوئے چھپاتے ہیں اور انگریز کا عطا کردہ نام اہل حدیث لکھنا لکھانا بہت پسند کرتے ہیں، غیر مقلدین وہابیہ جناب دیوبی جب آپ بزعم خود قدیمی اور عہد رسالت و عہد صحابہ کرام سے اہل حدیث تھے تو پھر گورنمنٹ انگلشیہ سے اہل حدیث نام کیوں منظور کرایا؟۔

تیسری بات یہ ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک ادلہ شرعیہ صرف قرآن و حدیث ہیں صرف قرآن عظیم سے یا صحیح صریح مرفوع متصل غیر مضطرب غیر شاذ حدیث سے ثابت کریں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وکھائیں کہ سرور عالم ﷺ نے صحابہ کرام کو یہ کلمہ سکھایا ہو اور امت کو اس کے پڑھنے کا حکم دیا ہو؟ یا پھر اس کے غلط ہونے کا اعلان کریں اور اسے اپنا مقصد حیات اور طرز حیات نہ بنائیں۔

﴿نیت صوم میں وہابیہ کی بدنیتی﴾

مرتب میقات الصیام لکھتا ہے نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں لیکن روزہ کی نیت کے الفاظ "وبصوم غد نویت من شہر رمضان" کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

معزز قارئین کرام اس سے پہلی بات تو یہ ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ تقلید نہ کرنے کی وجہ سے جگہ جگہ ٹھوکریں کھاتے ہیں کیونکہ راہ کیلئے راہنما چاہیے پڑھنے کیلئے پڑھانے والا چاہیے سمجھنے کیلئے سمجھانے والا چاہیے ورنہ گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے سے نکلنا ناممکن ہو جاتا ہے، غیر مقلدین حضرات ہمیں صرف قرآن عظیم یا صحیح صریح مرفوع متصل غیر مضطرب، غیر شاذ حدیث سے یہ بتا دیں کہ "نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں" اور ان کتب احادیث کے نام مع اسماء مرتبین کرام بتائیں جس میں روزہ کی نیت کے مذکورہ الفاظ تلاش کئے ہیں، کیا تمہیں بتمام و کمال ذخیرہ حدیث میسر ہے؟ غیر مقلدین وہابیہ کے بہت سے ایسے امور ہیں جو حدیث سے ثابت نہیں مثلاً غیر مقلدین کے مذکورہ بالا جملہ عقائد و نظریات، مقاصد و طرز حیات اقوال و اعمال جن کا ظہور و صدور اکابر غیر مقلدین وہابیہ سے ہوا کیا وہ سب کے سب حدیث سے ثابت ہیں؟ ہمیں انتظار مانع ہے ورنہ بدعات وہابیہ پر مدلل و تحقیق جامع گفتگو کرتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم زبان سے نیت کرنا فرض یا واجب قرار نہیں دیتے اور نہ ہی اس کیلئے دلیل قطعی کی ضرورت ہے کیونکہ یہ زیادہ سے زیادہ مستحب یا مستحسن ہوگی،

(۱) علامہ علاؤ الدین حصکفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اللفظ بها مستحب هو المختار وقيل سنة يعني احبه السلف او سنة علمائنا، یعنی زبان کے ساتھ نیت کرنا مستحب ہے مختار قول یہی ہے بعض نے سنت کہا یعنی اسے اسلاف پسند کرتے تھے یا ہمارے علماء کا طریقہ ہے۔.....

(درمختار ۱/۶۷)

(۲) علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ويحسن ذلك لاجتماع عزيمته، یعنی زبان سے نیت کرنا مستحسن ہے تاکہ اس کا عزم قلبی مجتمع ہو جائے۔.....

(ہدایہ شریف ۱/۹۶)

(۳) ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "لما" كثيرون على ان الجمع بينهما مستحب لسهيل تعقل معنى النية واستحضارها.....وقد يقال لسلم انها بدعة لكنها

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مستحسنة استحبها المشائخ لا ستعانة على استحضار النية لمن احتاج اليها"

یعنی اکثر علماء اس پر ہیں کہ دلوں (قلبی اور لسانی) کو جمع کرنا مستحب ہے تا کہ نیت کا معنی سمجھنا اور اسے یاد رکھنا آسان ہو جائے اور اسے بدعت بھی کہا گیا ہے لیکن حسنہ ہے، مشائخ نے نیت کے یاد رکھنے کی معاونت کیلئے (نیت لسانی) کو ضرورتمند کے لئے مستحب قرار دیا۔.....

(مرقات ۱/۴۰، ۴۱)

مزید فرماتے ہیں النیة باللسان من البدعة الحسنة، یعنی زبان سے نیت کرنا بدعت حسنہ ہے۔.....

(مرقات ۲/۲۵۸)

اور بدعت حسنہ مستحب ہی ہے، امام ابن حجر ہیتمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان البدعة الحسنة متفق على ندبها، یعنی بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر سب متفق ہیں،.....

(روح البیان ۹/۵۶، انسان العیون ۱/۸۴)

(۳) علامہ سید امین بن عمر بن عبد العزیز شہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں والمستحب ان ینوی بقلبه ويتكلم باللسان بهذا هو المختار، اور اپنے دل سے نیت کرنا اور زبان سے بولنا مستحب ہے (منیۃ المصلی ص ۴۲۹) (۵) کافی (۶) مختصر وقایہ (۷) جوہرہ نیرہ (۸) غرر الاحکام (۹) درر الحکام (۱۰) ہدیہ ذوی الاحکام (۱۱) حاشیہ درر لابی سعید خادمی (۱۲) محیط (۱۳) البحر الرائق (۱۴) طحطاوی (۱۵) رد المحتار (۱۶) منیہ شرح منیہ (۱۷) اشعۃ اللمعات، میں بھی زبان کیساتھ نیت کرنا مستحب، بالفعل بدعت حسنہ مستحسن قرار دیا ہے، تخوف طوالت صرف حوالہ جات پر اکتفا کیا گیا ہے، یاد رہے کہ زبان سے نیت کرنے کیلئے کسی لغت و زبان اور خاص لفظوں کی ضرورت نہیں آدمی جس زبان کو سمجھتا ہے جو بولی بولتا ہے اسی میں نیت کر لینا مستحب و مستحسن ہے لیکن عربی زبان میں بالفعل ہے، یہی وجہ ہے کہ علماء و فقہا کرام نے متعدد روایات ذکر کی ہیں، اگر رات کو روزہ رمضان کی نیت کریں تو یوں کہیں نویت ان اصوم غدا لله تعالى من فرض رمضان، اگر دن میں کریں تو یوں کہیں نویت ان اصوم هذا اليوم لله

تعالى من فرض رمضان، (رد المحتار ۲/۴۳۲) علامہ ابو بکر بن علی حداد علیہ الرحمہ نے رات کی نیت میں هذا کا اضافہ کیا اور دن کی نیت اسی طرح ہے،

(الجوہرۃ النیرۃ ۱ ص ۱۷۵)

ان کے علاوہ "اللهم بالصوم لك غدا نويت اور وبصوم غد نويت من شهر رمضان اور نويت بصوم غد من شهر رمضان" بھی مسلمانوں میں مقبول و معروف ہیں، ماراٰہ المومنون حسنا فهو عند الله حسن، یعنی جس امر کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے،

(مسند احمد بن حنبل ۱/۳۷۹، مرقات ۱/۲۱۷، مؤطا امام محمد ص ۱۴۴)

اور حدیث مرفوع میں ہے لا تجتمع امتي على الضلالة، یعنی امت مصطفوی گمراہی پر متفق نہیں ہو سکتی،، (المصنوع ۱/۱۴۲، الدرر المنتثرة في الاحاديث المشتهرة ص ۱۹۰)

(باختلاف مستقاد بہ ابن ماجہ ص ۲۸۳، المعجم الکبیر ۱۲/۴۴۷، سنن دارمی ۱/۴۷ مشکوۃ ص ۳۰، مرقات ۱/۲۱۷، حلیۃ الاولیاء ۳/۳۷، مسند الفردوس ۱۵۸/۵، فیض القدیر ۲/۲۷، تحفۃ الاحوذی ۶/۳۲۳)

یاد رہے کہ حدیث شریف "ماراٰہ المومنون حسنا" سے اکابر دیوبند بھی استدلال کرتے چلے آئے ہیں ملاحظہ ہو،.....

(فتاوی اہل حدیث ۲/۱۰۳)

یاد رہے کہ علماء و فقہا، مفسرین و محدثین، اجلہ اکابرین کی عبارات سے غیر مقلدین وہابیہ اپنی پھنسی میں خود استدلال کر لیتے ہیں اور اگر ہم کریں تو منحرف ہو جاتے ہیں یہ من مانی سراسر غلط ہے، حالانکہ جلیل القدر فقہاء نے صراحت کی ہے کہ "يتمسك بافعال اهل الدين" كذا في جواهر الفتاوى، یعنی اہل دین کے افعال سے تمسک کیا جا سکتا ہے، ایسا ہی جواہر الفتاوی میں ہے،.....

(فتاوی ہندیہ ۵/۳۵۱)

ایسا کیوں نہ ہو خود رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله و اطيعو

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الرسول و اولی الامر منکم۔.....(النساء۔ پ۵)

اس آیت کریمہ میں اولی الامر سے مراد علماء ہیں اصح اقوال میں اس لئے کہ بادشاہوں پر عالموں کی فرمانبرداری واجب ہے اور عالموں پر بادشاہوں کی فرمانبرداری واجب نہیں،.....

(تفسیر کبیر ۳/۲۷۴)

ونص علیہ العلامۃ الزرقانی فی شرح المواھب وغیرہ فی غیرہ ایضاً۔

ادعیہ افطار پر اعتراضات کا تحقیقی تعاقب

غیر مقلد مرتب مزید لکھتا ہے دعائے افطار" اللھم لک صمت و علی رزقک افطرت" اور "ذھب الظما وابتلت العروق و ثبت الاجران شاء اللہ" (ہے) "و بک امنت و علیک توکلت" کے الفاظ من گھڑت (بدعت) ہیں (ابوداؤد)

پہلی بات یہ ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ کا ہمیشہ یہ طیرہ رہا ہے کہ وہ اپنے خانہ ساز کے سوا سب کو کافر و مشرک سمجھتے ہیں اور اپنی اختراعات و معمولات باطلہ کو مستحسن و محبوب کرتے ہوئے جلیل القدر علماء وفقہاء جمہور اہل اسلام کے معمولات مستفیضہ و مستحسنہ کو بدعت و خلاف سنت قرار دیتے ہیں، ہم انہیں بے حجاب و نقاب کر کے ہدیہ قارئین کر رہے ہیں۔

انوکھے نرالے معمولات وہابیہ

غیر مقلدین وہابیہ میقات الصیام کا کیلنڈر چھاپنے اور اس میں کلمات خطہ، ج، ، ، ، لکھنے، ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے، ایک مجلس میں تین طلاقیں ایک شمار کرنے، غروب آفتاب سے قبل اذان دینے اور روزہ افطار کرنے، ریڈیو ٹیلی ویژن کے اعلان پر روزہ رکھنے اور عید منانے، چوتھے دن قربانی کرنے، مجرمی سلفی کہلانے، مختلف عنوانات کے اشتہارات چھاپ کر رنگا رنگ جرائم کے جلسے کرنے، اور غیر مقلد وہابی سے اہل حدیث بننے، نماز میں سر پر منکے، باندھیں چوڑی کرنے، رفع یدین کندھوں تک کرنے، تکبیر تحریمہ کے علاوہ، رفع یدین کرنے، دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کہنی پر رکھ کر سینے پر باندھنے، امام کے پیچھے قرأۃ کرنے، جہراً آمین کہنے، وتر ایک پڑھنے، آخری قاعدہ میں تورک کرنے، قنوت نازلہ پڑھنے، تراویح

آٹھ رکعات پڑھنے، دوران نماز ہاتھ میں قرآن اٹھانے، ملا ذاکر مکبر پر نماز پڑھنے، بجلی والی گھڑی دیکھ کر نماز پڑھنے، غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے پر اور اپنے مذکورہ بالا عقائد و نظریات، مقاصد و طرز حیات ماثورات و معمولات کا ثبوت صرف اور صرف قرآن عظیم یا صحیح صریح مرفوع متصل، غیر مضطرب اور غیر شاذ حدیث سے پیش کریں، قارئین کرام ان مسائل میں غیر مقلدین وہابیہ کی من مانیوں کی انتہاء ہے اور سرکار اقدس ﷺ کے فرمان "صلوا کما رایتمونی اصلی"

(بخاری ۱/۸۸) سے علی الاعلان بغاوت ہے، طرفہ یہ کہ ان مفتریات کے مستند اور معتبر ترین اکابر علماء کے مذکورہ کئی مسائل میں معرکۃ الآراء متضاد اقوال ہیں، یہی وجہ ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ آج تک دلائل سے تو یہ سے اپنی نماز کا درست ہونا ثابت نہ کر سکے، ایسا کیوں نہ ہو کہ جن کا اسلام صحیح نہیں ان کی نماز کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگرچہ "وبک امنت وعلیک توکلت" کی ترتیب معروف اصل نہیں لیکن غلط بھی نہیں معناً صحیح ہیں، علامہ قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "لم یرد بھذہ "وبک امنت" لا اصل لھا و ان کان معناھا صحیحاً و کذا زیادۃ" وعلیک توکلت "(مرقات ۴/۲۵۸) اور علامہ علاؤ الدین علی المتقی علیہ الرحمہ نے "وعلیک توکلت" بھی روایت کیا ہے (کنز العمال ۸/۵۰۹) چونکہ یہ دعا فرض یا واجب تو ہے نہیں اور نہ ہی اس دعا پر دوام ثابت تو مستحب ضرور ہوگی اور دعائیہ کلمات میں زیادتی جائز ہے جیسے درود ابراہیمی میں ختم سے پہلے سیدنا بڑھا دیتے ہیں، کل ذکر دعاء وکل دعاء ذکر،.....

(مرقات ۵/۱۳۵)

غرضیکہ الفاظ جتنے زیادہ ہوں گے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام نے دعاؤں میں بیان فرمائی "اللھم انی لک صمت وبک امنت وعلیک توکلت وعلی رزقک افطرت"۔

(فتاوی ہندیہ ۱/۲۰۰)

تیسری بات یہ ہے کہ دعائے افطار صرف یہ دو ہی نہیں جلیل القدر ائمہ محدثین نے کتب احادیث

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

میں مندرجہ ذیل دعائیں نقل فرمائی ہیں، غیر مقلدین وہابیہ ان سے کیوں چشم پوشی کرتے ہیں،

(۱)الحمد لله الذی اعانی فصمت ورزقنی فافطرت،.....

(شعب الایمان ۳/۴۰۶)

(۲)اللهم لك صمنا و على رزقك افطرنا فتقبل منا انك انت السميع العليم،

(عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۲۸)

(۳)بسم الله والحمد لله اللهم لك صمت و على رزقك افطرت و عليك توكلت سبحنك وبحمدك تقبل منى انك انت السميع العليم،.....(کنز العمال ۸/۵۰۹)

(۴)بسم الله اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت،.....

(مجمع الزوائد ۸/۱۵۶)

(۵) روى ابن ماجة ان للصائم عند فطره دعوة لا ترد وورد انه عليه الصلوة والسلام كان

يقول يا واسع الفضل اغفرلى و انه كان يقول الحمد لله الذى اعانى فصمت ورزقنى فافطرت،.....

(مرقات ۴/۲۵۸)

(۶)اللهم انى اسئلك برحمتك التى وسعت كل شئ ان تغفرلى،.....

(ابن ماجہ ص ۱۲۵)

﴿فقہ حدیث وہابیہ کے بس کی بات نہیں﴾

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "شک کا روزہ جائز نہیں" (بخاری و مسلم)

قارئین کرام ابھی ہم نے ابتداء میں ہی کہہ دیا تھا کہ حدیث اور اصول حدیث سمجھنا وہابیہ کے بس کی بات نہیں، فقہ حدیث و اصول حدیث کا ملکہ فقہاء کرام ہی کے پاس ہے، مسئلہ یہ ہے کہ اگر مطلع صاف نہ ہو تو ۲۹ شعبان کے بعد کا دن بالاتفاق یوم الشک ہے اور بہ نیت رمضان اس کا روزہ رکھنا ممنوع ہے، ہاں نفلی روزہ

رکھا جا سکتا ہے اس کے علاوہ مکروہ ہے، علامہ حصکفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "لا يصام يوم الشك هو يوم الثلثين من شعبان و ان لم يكن علة الا تطوعا و مكره غيره

.....(در مختار ۱/۲۷۴)

اور یوم شک کے روزہ میں یہ پکا ارادہ کرے کہ یہ روزہ نفل ہے تو درست ہے اور اگر تیسویں تاریخ ایسے دن ہوئی کہ اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا تو اسے روزہ رکھنا افضل ہے یوں ہی اگر چند روزہ پہلے سے رکھا رہا تھا تو اب یوم الشک میں کراہت نہیں، اگر نہ تو اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا نہ کئی روز پہلے سے روزے سے رکھے تو اب خاص لوگ روزہ رکھیں اور عوام نہ رکھیں خواص سے مراد یہاں علماء ہی نہیں بلکہ جو شخص یہ جانتا ہو کہ یوم الشک میں اس طرح روزہ رکھا جاتا ہے وہ خواص میں ہے ورنہ عوام میں، اور عوام کیلئے یہ حکم ہے کہ فتاوی کبریٰ تک روزہ کی مثل ہیں، اگر اس وقت تک چاند کا ثبوت نہ ہو جائے تو رمضان کے روزہ کی نیت کر لیں ورنہ کھا پی لیں، ملتقطا۔

(رد المحتار علی الدر المختار ۳/۴۰۰، ۴۰۳)

﴿وہابیہ کی مفہوم حدیث میں من مانی﴾

غیر مقلد مرتب لکھتا ہے کہ شعبان کے اختتام پر استقبال رمضان کا روزہ رکھنا منع ہے (مشکوٰۃ)

غیر مقلدین وہابیہ کو کل بالحدیث کا دعوی ہا دنہ ہا زور ازوری یہ مفہوم تراشا گیا ہے۔ مشکوٰۃ شریف سے صاف صاف وہ متن حدیث کیوں نہیں لکھتا جس کا یہ ترجمہ بنتا ہو، اصل بات یہ ہے کہ استقبال تعظیم و تکریم کیلئے ہوتا ہے اور وہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، پوچھ لیا کہ لفظ روزہ کو سے ہیں؟ اور شاد فرمایا صیام شعبان تعظیما لرمضان یعنی شعبان کے روزے جو رمضان شریف کی تعظیم و تکریم کیلئے ہوتے ہیں،

(مصنف ابن ابی شیبہ ۳/۱۰۳)

﴿طعام سحری کی روایت کا خود ساختہ مفہوم﴾

غیر مقلد مرتب مزید لکھتا ہے کہ سحری ضرور کھاؤ کیونکہ سحری کھائے بغیر روزہ رکھنا یہود و نصاری کا طریقہ ہے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(مفکوۃ)

گیا ہے، وہابی مرتب میقات الصیام حواس باختہ ہو چکا ہے، اور سحری کھانا فرض یا واجب سمجھ بیٹھا ہے اور یہ سمجھ بیٹھا کہ مسلمانان اہلسنت بیشہ بغیر سحری کے روزہ رکھتے ہیں، جب ہی تو لکھتا ہے "ضرور کھاؤ" ورنہ متن حدیث میں ایسا کوئی لفظ نہیں جس کا ترجمہ ضرور کھاؤ بنتا ہو، حقیقت یہ ہے کہ حکم استحبابی ہے اور سحری کھانا مستحب ہے،

ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں امر ندب.....

(مرقات ۴/۲۵۱)

یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر کسی نے کسی وجہ سے سحری نہ کھائی تو اس کا روزہ ہی نہ ہوگا اور آدمی یہود و نصاریٰ کا قبیح اور بیزار کار بن جائے گا، لیکن بیشہ سحری چھوڑنے کی عادت بھی نہ بنائی جائے، باقی حدیث شریف میں یہود و نصاریٰ کا ذکر کرنا تبیین فرق و مخالفت کیلئے ہے اور مسلمانوں کیلئے صبح تک کھانے پینے کی اباحت کا اعلان و اظہار کرنے کیلئے ہے، جو ابتدائے اسلام میں حرام تھا۔.....

(مرقات ۴/۲۵۱)

﴿آٹھ تراویح کے بے ربط حوالہ جات و استدلالات کا تحقیقی تجزیہ﴾

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "قیام رمضان (تراویح) 20 رکعت سنت سے ثابت نہیں آنحضرتؐ سے زیادہ سے زیادہ مع وتر گیارہ (۱۱) یا تیرہ (۱۳) رکعت ثابت ہیں، حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب اور تمیم الداریؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں (۱۱) رکعت (تراویح) پڑھایا کریں (مشکوٰۃ و موطا امام مالک) یاد رہے کہ اس صحیح ترین روایت کے مقابلے میں ایک بھی صحیح روایت ایسی نہیں جس میں سیدنا عمرؓ یا سیدنا علیؓ سے بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم ملتا ہو"۔

سب سے پہلی بات یہ کہ غیر مقلدین وہابیہ نے اس روایت کو "صحیح ترین روایت" قرار دیا ہے غیر مقلدین پر لازم ہے کہ وہ صحت و شرائط قرآن عظیم یا صحیح صحیح مرفوع متصل، غیر مضطرب، غیر شاذ غیر مجروح حدیث سے "اصول حدیث اور اقسام حدیث" مرفوع، موقوف، منقطع، متصل

معلق، مرسل، معضل، مضطرب، مدرج، شاذ، منکر، معلل، صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، حسن لغیرہ ضعیف، متروک، موضوع، غریب، عزیز، مشہور، متواتر وغیرہ کا ثبوت دیں، کیونکہ وہابیہ کے نزدیک اولہ شرعیہ صرف قرآن و حدیث ہی ہیں، اور یاد رہے کہ حدیث ایسی کتب احادیث سے پیش کریں جن کے جامعین و مرتبین ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہ کرتے ہوں، کیونکہ ہم شروع میں دلائل قاطعہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ تقلید غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک شرک ہے، لہٰذا اس ضابطہ باطلہ سے سب کے سب جامعین و مرتبین کتب صحاح ستہ وغیر صحاح ستہ مشرک ٹھہریں گے، کیونکہ سب کے سب جامعین و مرتبین کتب احادیث ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کے مقلد ہیں، پھر کس منہ سے انکی کتب احادیث کو لائق احتجاج سمجھ کر ہاتھ لگاتے ہو.....؟

﴿جملہ محدثین، جامعین و مرتبین کتب احادیث مقلد ہیں﴾

بغرض طوالت انتہائی مختصر حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(امام بخاری علیہ الرحمہ شافعی ہیں) ارشاد الساری ۱/۳۶، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۲/۱۰، ذکر الحفاظ ۲/۱، ابجد العلوم ص۸۲۵، الحطاطی ذکر صحاح الستہ ص۲۸۰، حاشیہ حجۃ البالغہ ۱/۱۲۳، الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص۱۰۵، لامع الدراری علی جامع البخاری ص۱۵، (امام مسلم علیہ الرحمہ شافعی ہیں) الحطۃ فی ذکر صحاح الستہ ص۲۰۵، اتحاف النبلاء المتقین باحیاء مآثر الفقہا والمحدثین ص۱۲۳، الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص۷۹، (امام ترمذی علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص۱۱۵، (امام ترمذی علیہ الرحمہ شافعی ہیں) فیض الباری ۱/۳۰، (امام ابوداؤد علیہ الرحمہ حنبلی ہیں، عند البعض شافعی ہیں) بستان المحدثین ص۱۰۵، الحطاطی ذکر صحاح الستہ ص۲۸۸، (امام ابوداؤد علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص۱۰۵، لامع الدراری علی جامع البخاری ص۱۵، (امام ابوداؤد علیہ الرحمہ شافعی ہیں) طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۱/۱۰، ابجد العلوم ص۸۲۵، (امام نسائی علیہ الرحمہ شافعی ہیں) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ص طبقات الشافعیہ الکبریٰ ج۱۔ الحطۃ فی ذکر صحاح الستۃ ص ۲۹۳ حجۃ اللہ البالغہ ج۱، (امام نسائی علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) (بعض البخاری ج۱ ص۱ (امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ حنبلی ہیں) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص۱ (شیخ ولی الدین تبریزی صاحب مشکوٰۃ علیہ الرحمہ شافعی ہیں) الحطۃ فی ذکر صحاح الستۃ ص۱۔

ثابت ہو گیا کہ مذکورہ بالا جملہ محدثین عظام امام شافعی کے مقلد ہیں بعض ایک دو محدثین امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں، یاد رہے کہ امام شافعی امام محمد بن حسن شیبانی کے تلامذہ میں شامل ہیں بلکہ امام محمد بن حسن شیبانی نے امام شافعی کی والدہ ماجدہ سے شادی کی یہاں تک کہ امام شافعی فرمایا کرتے تھے "جو شخص فقہ میں نام کمانا چاہتا ہو وہ امام ابو حنیفہ کے اصحاب سے استفادہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر استنباط مسائل اور استخراج احکام کی راہیں کشادہ کر دی ہیں" اور امام محمد بن حسن شیبانی امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشد تلامذہ سے ہیں،

(ملخصاً).....(تاریخ بغداد ج۲ ص۱۷۴)

☆ یاد رہے کہ "الانصاف النبلاء المنقفین با حیاء مآثر الفقہاء والمحدثین (فارسی) الحطۃ فی ذکر صحاح الستۃ (عربی) ابجد العلوم (عربی)" مقتدائے وہابیہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی تصانیف ہیں، ☆.....(والفضل ما شهدت به الاعداء).....☆

دوسری بات یہ ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ کی خود ساختہ صحیح ترین روایت قابل احتجاج نہیں

اول تو یہ حدیث مضطرب ہے اس لئے کہ اس کے راوی محمد بن یوسف ہیں (موطا امام مالک ص ۹۸) میں ان سے گیارہ کی روایت ہے اور (فتح الباری ج۳ ص۱۸۰) میں محمد بن نصر مروزی نے انہی محمد بن یوسف سے بطریق محمد اسحاق تیرہ کی روایت کی، اور محدث عبدالرزاق نے انہی محمد بن یوسف سے دوسری اسناد سے اکیس کی روایت کی اور (التمہید ج۸ ص۱۱۵) میں بھی یہی محمد بن یوسف حضرت سائب بن یزید سے گیارہ رکعت، اور دوسرے محدثین کرام اکیس رکعت، اور حضرت حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی الذباب

تیئیس رکعت بیان کرتے ہیں، ایک ہی راوی کے بیانات میں کتنا سخت تضاد اور اختلاف ثابت ہے یہی وجہ اضطراب ہے لہٰذا یہ روایت ناقابل قبول و ناقابل استدلال ہے۔

دوسرا یہ کہ گیارہ، تیرہ، اکیس والی روایت کی تائید و تصدیق و توثیق کسی دوسرے واسطے سے نہیں ہوئی لیکن بیس تراویح یا بیس تراویح مع وتر کی تائید و توثیق متعدد طرق سے موجود ہے، حضرت سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان غنی کے دور میں لوگ ماہ رمضان میں بیس رکعت ادا کرتے تھے (بیہقی ج۲/۴۹۶) ابی سے مروی کہ حضرت عمر بن خطاب کے دور میں تیئیس رکعت (مع الوتر) ادا کرتے تھے، (التمہید ج۸/۱۱۵) اور ابی سے مروی کہ بیس رکعت ادا کرتے تھے (فتح الباری ج۴/۲۵۳) حتیٰ کہ غیر مقلدین وہابیہ نے جس مؤطا امام مالک سے گیارہ رکعت کا حوالہ فخریہ طور پر جلیں بجاتے ہوئے پیش کیا ہے اسی میں تیئیس رکعت (مع الوتر) حضرت یزید بن رومان سے مروی ہیں .....(مؤطا امام مالک ص۹۸)

جس مؤطا سے غیر مقلدین وہابیہ نے بزعم جہالت گیارہ رکعت کا فخریہ تاقابل تغییر حوالہ پیش کیا تھا وہی ان کیلئے موت ثابت ہو گئی۔ بلکہ حضرت عبدالبر فرماتے ہیں گیارہ رکعت والی روایت وہم ہے اور صحیح روایت یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے دور میں قیام رمضان بیس رکعت تھا،.....

(مرقات ج۳/۱۹۶)

تیسرا یہ کہ اگر گیارہ رکعت والی روایت کو آپ کے نزدیک صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو پھر اسے بتدائی حکم پر محمول کرتے ہوئے منسوخ ماننا پڑے گا آخری دائمی اور ناسخ بیس رکعت والی روایات ٹھہریں گی،

☆ چنانچہ امام بیہقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں دونوں قسم کی روایات کو یوں جمع کیا جا سکتا ہے کہ صحابہ کرام گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے پھر بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھنے پر دوام اختیار فرمایا،.....

(بیہقی ج۲/۴۹۶)

☆ علامہ قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان دونوں روایات کو یوں جمع کیا گیا ہے کہ گیارہ رکعت شروع شروع میں پڑھی گئیں پھر بیس تراویح پر بات پکی ہو گئی حضرات صحابہ کرام کا بیس تراویح پر اجماع ہے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(مرقات ۳/۱۹۴)

چوتھا یہ کہ اگر اس خود ساختہ صحیح روایت پر عمل کرتے ہوئے ساری روایت پر عمل کر کے وتر اور تراویح آٹھ اور وتر تین پڑھو حالانکہ غیر مقلدین وہابیہ کے نزدیک وتر ایک رکعت ہے،

☆ مولوی محمد حسین بٹالوی وہابی کا تلمیذ مولوی عطاء اللہ غیر مقلد وہابی لکھتا ہے" محمد بن نصر مروزی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مت پڑھو وتر کی رکعتیں تین تا کہ مشابہت نہ ہو مغرب کی نماز سے" اور صحیح کہا ہے اس حدیث کو حاکم نے، اور محمد بن نصر مروزی، حاکم، ابن حبان، نسائی اور سلیمان بن یسار سے بھی اور طریقے سے ایسے ہی مروی ہے اور کہا محمد بن نصر نے کہ ہم نے کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ سے نہیں پائی جس میں تین رکعت وتر پڑھنا ایک ہی سلام سے ثابت ہو (ملخصا)۔

(ترجمہ مؤطا امام محمد ص ۶۳ از مولوی عطا اللہ غیر مقلد)

☆ جب عام حالات میں ایک وتر پڑھنا ثابت ہے یا جماعت ہو یا نہ جماعت تو رمضان میں بھی جائز ہے،

(الاعتصام ص ۱۱۳ ۱۱۴ اکتوبر ۱۹۹۷)

جب غیر مقلدین وہابیہ کی اپنی کتب سے وتر کا ایک ہونا ثابت ہے تو کس منہ سے مؤطا امام مالک اور مشکوٰۃ سے گیارہ رکعت والی روایت لائق احتجاج ٹھہراتے ہیں، اس سے تو آٹھ تراویح اور تین وتر ثابت ہوتے ہیں روایت کا نصف حصہ قبول اور نصف نا قابل قبول، حدیث پر عمل کرنے کے اس من مانے انداز سے عمل بالحدیث کا دعوی باطل ہو جاتا ہے، اور اگر وتر ایک پڑھتے ہو تو تراویح دس ثابت ہوتی ہیں اس طرح بھی آٹھ تراویح کا دعوی خاک میں مل جاتا ہے، پانچ ثابت ہوا کہ فقہاء کرام کا دامن تھام کر فقہ حدیث کا دعوی کرنا سراسر جہالت وحماقت ہے۔

☆ باقی مشکوٰۃ شریف کی تیرہ رکعت والی حدیث سے دلیل پکڑنا تو "دو سے تو سنگھ کا سہارا" کے مترادف ہے، غیر مقلد وہابی مرتب میقات الصیام لکھتا ہے خواہ مخواہ ہو گیا کہ ہر وہ روایت جس میں احدی عشرۃ رکعۃ یا ثلث عشر رکعۃ کے الفاظ دیکھتا ہے جھٹ پٹ اسے اپنے دعوی کی دلیل بنا کر پیش کر دیتا ہے، حالانکہ تیرہ رکعت والی روایت صاحب مشکوٰۃ نے باب صلوۃ اللیل میں نقل فرمائی ہے اور ائمہ

محدثین صلوۃ اللیل یا قیام اللیل سے مراد نماز تہجد لیتے ہیں، بلکہ علی حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حق تحقیق یہ ہے کہ یہاں دو چیز یں ہیں صلوۃ لیل اور نماز تہجد، صلوۃ لیل ہر وہ نماز نفل کہ بعد فرض عشاء رات میں پڑھی جائے، اور نماز تہجد وہ نفل کہ بعد فرض عشا ماقدر سے سو کر طلوع فجر سے پہلے پڑھے جائیں، اسی لئے علامہ شامی قدس سرہ السامی نے فرمایا صلوۃ اللیل وقیام اللیل اعم من التہجد یعنی رات کی نماز اور قیام لیل تہجد سے عام ہے ملخصا۔ ..... (رد المحتار ۱/۴۴۳ فتاوی رضویہ ۷/۴۰۸)

اور محدثین کرام قیام شہر رمضان سے مراد نماز تراویح لیتے اور خود مرتب میقات الصیام نے اپنے کیلنڈر میں قیام رمضان سے مراد تراویح ہی لی ہے بس ثابت ہو گیا کہ صلوۃ اللیل سے مراد نماز تراویح نہیں لی جا سکتی اور باب صلوۃ اللیل مشکوٰۃ سے تیرہ رکعت والی روایت سے نماز تراویح ثابت کرنا جہالت وظلمی ہے،

دوسرا یہ کہ تیرہ رکعت والی روایت سے آٹھ تراویح شمار کی جائیں تو پھر وتر خود بخود پانچ ثابت ہو گئے، ہم حیران ہیں کہ جو حضرات وتر تین نہیں مانتے وہ پانچ کیسے مان گئے، اگر وتر ایک مانیں تو تراویح بارہ ثابت ہونگی یہ بھی غیر مقلدین وہابیہ کے مذہب کے خلاف ہے، بلکہ غیر مقلد وہابی مولوی محمد صادق سیالکوٹی بھی معترف ہیں کہ زیادہ سے زیادہ آپ نے تہجد کی تیرہ رکعتیں پڑھی ہیں،.....

(صلوۃ رسول ص ۳۶۷)

حق بات یہ ہے کہ آپ نے کبھی کبھی سنت فجر کے علاوہ بھی تیرہ رکعتیں پڑھی ہیں۔

(فتاوی علمائے حدیث ۶/۱۱۱)

بیس رکعات تراویح پر مختصر دلائل وشواہد

بیس تراویح سرکار اقدس ﷺ، حضرت عمر فاروق، اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہما کے عمل مبارک سے بھی ثابت ہیں، بخوف طوالت کتب حدیث سے مختصر و ملخص حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں۔

(۱) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور وتر ادا فرماتے تھے...

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۴)

(۲) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت بغیر جماعت اور وتر ادا فرماتے تھے...

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۳) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور وتر ادا فرماتے تھے.....

(مجمع الزوائد ۳/۱۷۲)

(۴) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے۔ (کتاب الترغیب للرازی)

(۵) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے.....

(کشف الظہر ۲/۱۱۶)

(۶) سرکار اقدس ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے...

(معجم طبرانی کبیر ۱۱/۳۹۳)

(۷) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۳ آثار السنن ص ۲۵۳)

(۸) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تیئیس رکعت وتر سمیت پڑھی جاتی تھی.....

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۹) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تیئیس رکعت وتر سمیت پڑھی جاتی تھی۔

(موطا امام مالک ص ۹۸)

(۱۰) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تیئیس رکعت وتر سمیت پڑھی جاتی تھی۔

(آثار السنن ص ۲۵۳)

(۱۱) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تیئیس رکعت وتر سمیت پڑھی جاتی تھی.....

(التمہید ۸/۱۱۵)

(۱۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بیس تراویح پڑھائی جاتی تھی قاری مکمل پڑھتے

تھے۔

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۱۳) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بیس تراویح پڑھائی جاتی تھی قاری مکمل پڑھتے تھے۔

(آثار السنن ص ۲۵۰)

(۱۴) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس تراویح پڑھانے کا حکم دیا.....

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۱۵) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس تراویح پڑھانے کا حکم دیا

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۳)

(۱۶) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس تراویح پڑھانے کا حکم دیا.....

(عمدۃ القاری ۷/۱۲۷)

(۱۷) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیس رکعت اور تین وتر پڑھاتے اور اس میں مضبوطی ہے۔

(بیہقی ۲/۴۹۶)

(۱۸) حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں بیس تراویح پڑھی جاتی تھی۔

(عمدۃ القاری ۷/۱۲۸)

(۱۹) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ابی ابن کعب نے بیس رکعت تراویح پڑھائی۔

(کنز العمال ۸/۳۰۹)

(۲۰) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں تراویح بیس پڑھی جاتی تھی.....

(مرقات ۳/۱۹۲)

(۲۱) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں تراویح وتر سمیت تیئیس پڑھی جاتی تھی.....

(مرقات ۳/۱۹۳)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(۴۲) اکثر علما کا عمل اس پر ہے جو حضرت علی و عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مروی ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں۔ (ترمذی ۱/۹۹)

انکے علاوہ اجماع صحابہ، تابعین، تبع تابعین، آئمہ اربعہ، آئمہ مجتہدین، فقہاء و محدثین، اولیائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین سے بھی بیس رکعت تراویح ثابت ہیں۔

﴿فقیہ جلیل علامہ شامی قدس سرہ السامی کے نام نامی سے مغالطہ﴾

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "مشہور حنفی فقیہ علامہ شامی بھی اللہ کے رسول کی نماز تراویح علاوہ وتر آٹھ رکعت ہی تسلیم کرتے ہیں" (شامی)

جواباً گذارش ہے کہ یہ صریح کذب ہے اور علامہ شامی قدس سرہ السامی پر بہتان ہے لعنة اللہ علی الکاذبین حقیقت یہ ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ نے علامہ شامی قدس سرہ السامی کی عبارت کی کانٹ چھانٹ کر کے پیش کی صرف لفظ فصاعداً دیکھ کر جھٹ پٹ اپنے دعوی کی دلیل بنا کر پیش کر دیا، نہ ماقبل کو پڑھا سمجھا نہ مابعد کو، حالانکہ علامہ شامی قدس سرہ السامی ماقبل میں صاف لکھ رہے ہیں (وھی عشرون رکعة) ھو قول الجمھور و علیہ عمل الناس شرقاً و غرباً یعنی نماز تراویح بیس رکعت ہیں یہی جمہور کا قول ہے اور اسی پر مشرق و مغرب میں لوگوں کا عمل ہے، اس کے بعد ہے "امام مالک سے چھتیس مروی ہیں" پھر "فتح" میں مذکور ایک اشکال کہ آٹھ سنت اور باقی مستحب ہیں کے بارے میں فرماتے ہیں "کہ اس کا جواب تصانیف اکابر میں دیا ہے" (رد المحتار علی الدر المختار ۱/۵۲۱) (نوٹ: فتح سے فتح القدیر اور بحر سے البحر الرائق مراد ہے)

﴿"صلوٰۃ تسبیح مسنون" وہابیہ کو اپنے گھر کی خبر نہیں﴾

غیر مقلد مرتب مزید لکھتا ہے "صلوٰۃ تسبیح مسنون ہے مگر اس کا باجماعت اہتمام کسی حدیث سے ثابت نہیں"

ہمیں حیرت ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ کو ہماری تو ہماری اپنے گھر کی بھی خبر نہیں، غیر مقلد مولوی ابو البرکات احمد لکھتے ہیں جس پر غیر مقلد محدث گوندلوی کا تصدیق بھی ہے "اب رہ گئی نماز تسبیح اس کی حقیقت یہ ہے کہ

دو صحیح احادیث سے ثابت ہی نہیں اکثر علماء نے اس کو ضعیف کہا ہے۔.....

(فتاوی برکاتیہ ص ۷۷)

ثابت ہوا کہ جب تمہارے نزدیک نماز ہی نہیں تو جماعت کیسی؟ اور نہ ہی ہم مطلقاً جماعت کی اجازت دیتے، امام اہل سنت مجدد دین ملت العالی حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی نے دلائل کثیرہ وافرہ سے ثابت کیا ہے کہ تراویح کسوف و استسقاء کے سوا جماعت نوافل میں ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا مذہب معلوم و مشہور اور عامہ کتب مذہب میں مذکور و مسطور ہے کہ بالتداعی مطلقاً نہیں اور تداعی کے ساتھ مکروہ، تداعی ایک دوسرے کو بلانا جمع کرنا اور اسے کثرت جماعت لازم عادی ہے، پھر "چند سطر بعد فرماتے ہیں" بالجملہ دو حنفیوں میں بالاجماع جائز اور پانچ میں بالاتفاق مکروہ اور تین چار میں اختلاف نقل و مشائخ اور اصح یہ کہ تین میں کراہت نہیں، چار میں ہے تو مذہب مختار یہ نکلا کہ امام کے سوا چار یا زائد ہوں تو کراہت ہے ورنہ نہیں، اظہار اور روظہر پھر ظہر اور عشاء میں فرمایا یکرہ ذلک لو علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعة او احد یعنی اگر نفل کی جماعت علی سبیل التداعی ہو یا یوں طور پر کہ چار آدمی ایک کی اقتداء کریں تو مکروہ ہے، پھر اظہر یہ کہ یہ کراہت صرف جزء یہی ہے یعنی خلاف اولی لمخالفة التوارث نہ تحریمی کہ گناہ و ممنوع ہو، پھر رد المختار کے حوالے سے فرماتے ہیں اور اس میں دوام ہو تو طریقہ متوارث کے خلاف ہونے کی وجہ سے بدعت مکروہ ہے"..... ملخصاً۔

(فتاوی رضویہ شریف ۷/۴۳۰)

﴿تسبیح تراویح کا ثبوت﴾

پھر لکھتا ہے "ہر چار رکعت تراویح کے بعد تسبیح تراویح پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں"

یہ وہی پرانا مسئلہ ہے اس کا کافی وافی جواب ہم پیچھے دے آئے ہیں، ہر چار رکعت بعد اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی اور اس بیٹھنے میں اختیار ہے چپ بیٹھے یا کلمہ وغیرہ یا تسبیح تراویح پڑھے، ثبوت ملاحظہ ہو (رد المحتار علی الدر المختار ۱/۵۲۲) (الفتاوی الہندیہ ۱/۱۱۵) (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی ص ۴۰۴)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جلیل القدر ائمہ دین، فقہاء دین متین کا تسبیح تراویح آٹھ کتب معتبرہ میں ذکر کر دینا ہی ہمارے لئے کافی ہے کیونکہ یہ اولی الامر میں داخل ہیں اور اولی الامر کی اطاعت اور ان سے تمسک ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں۔

﴿مساجد میں چراغاں، شبینہ اور اجتماعی دعا کا ثبوت﴾

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "ختم قرآن کی تقریبات کے سلسلہ میں مسجد میں چراغاں، شبینے اور طلاق رات میں اجتماعی دعا کا اہتمام سنت سے ثابت نہیں"

"سنت سے ثابت نہیں، حدیث سے ثابت نہیں، یہ غیر مقلدین وہابیہ کا بہت پرانا رونا ہے، دلائل کافیہ وافیہ سے یہ سب کچھ بیان ہو چکا ہے۔ بطرف خلوات مسجد میں چراغاں، شبینہ اور اجتماعی دعا سے متعلق نمبروار بحث کرتے ہیں، چراغاں آرائش وزیبائش مذہب وزینت اور سجاوٹ میں اصل علت تعظیم ومحبت ہے آرائش وزیبائش مذہب وزینت اور سجاوٹ کے انداز ہر زمانے میں اس وقت کے رواج کے مطابق رائج رہے۔

﴿سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چراغاں کی﴾

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں "اول من اسرج فی المساجد تمیم الداری" یعنی جس نے سب سے پہلے مساجد میں چراغاں کی وہ حضرت تمیم داری ہیں،

(ابن ماجہ شریف ص ۵۵)

☆ جلیل القدر محدث حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے بھی اس روایت پر بالفظہ نظر اعتماد کرتے ہوئے استناد کیا فرماتے ہیں "وکان تمیم الداری من الفاضل الصحابۃ ولہ مناقب وھو اول من اسرج المسجد" یعنی حضرت تمیم داری افاضل صحابہ میں سے صاحب مناقب صحابی ہیں اور آپ نے ہی سب سے پہلے مسجد نبوی میں چراغاں کیا۔.....

(فتح الباری شرح صحیح البخاری)

﴿سرکار اقدس ﷺ نے چراغاں کرنے والے کا نام سراج رکھ دیا﴾

☆ علامہ ابو الحسن علی بن ابی الکرم الشیبانی المعروف بابن الاثیر نقل کرتے ہیں جناب سراج غلام حضرت تمیم داری نے کہا کہ سرکار اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب حضرت تمیم داری کے پانچ غلام تھے میرے آقا نے مجھے حکم دیا تو میں نے مسجد نبوی کو زیتون کے تیل کے چراغوں سے منور کر دیا اس سے پہلے خورمہ کی لکڑی جلائی جاتی تھی پس سرکار اقدس ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہاری مسجد کو کس نے جگمگا دیا؟ حضرت تمیم داری نے عرض کیا میرے غلام نے اور میری طرف اشارہ کر کے مجھے بتایا، سرکار اقدس ﷺ نے میرا نام دریافت فرمایا میں نے اپنا نام فتح عرض کر دیا فرمایا نہیں اس کا نام سراج ہے.....ملخصا

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ص ۲۷۱)

مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ (۱) مسجد میں چراغاں کرنا صحابی کی سنت ہے کیونکہ اس سے قبل تو خورمہ کھجور وغیرہ کی لکڑیاں جلا کر روشنی کی جاتی تھی (۲) سرکار اقدس ﷺ نے مسجد کو منور اور جگمگا تا دیکھ کر منع نہیں فرمایا بلکہ حضرت تمیم داری کے غلام کا نام ہی سراج رکھ دیا (۳) اجلہ صحابہ کرام میں سے کسی نے بھی عمل چراغاں کی مخالفت نہ کی (۴) جلیل القدر محدث شارح بخاری صاحب فتح الباری علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی اور ابن ماجہ نے اس روایت کو بالفظہ نظر بیان کیا۔

﴿جلیل القدر سلاطین اسلام اور عالمان مکہ و طیبہ کا معمول﴾

☆ امام اجل علامہ قطب الدین کی حنفی معاصر امام ابن حجر کی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سلطان مراد خان بن سلطان سلیم خان بن سلیمان خان رحمہم اللہ نے ۹۸۳ھ میں ہونے کی تمن لذیلیں پیش بہا جواہرات سے مرصع کر کے محمد چاویش خان کے ہاتھ حاضر کی کہ وہ کعبہ معظمہ کے اندر آویزاں کی جائیں اور ایک روضہ اقدس میں چبرہ انور (سرکار اقدس ﷺ) کے مقابل آویزاں کی جائے جب وہ مکہ معظمہ آئے حضرت شریف مکہ سیدی حسن بن ابی نمی حسنی اور ناظر حرم محترم قاضی مدینہ منورہ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الاسلام سید العلماء سیدی حسین حسینی کی اور قاضی مکہ مکرمہ مولانا مصلح الدین لطفی بک زادہ اور دیگر اعیان و اکابر کے ہمراہ حرم محترم حاضر ہوئے کہ معظمہ کے تمام علماء و فقہا و سردار گرد کعبہ معظمہ جمع ہوئے، حضرت شریف اور علماء کو خلعت پہنائے گئے کعبہ معظمہ کا دروازہ کھولا گیا.....حضرت شریف کعبہ معظمہ کے اندر حاضر ہوئے اور اپنے دست مبارک سے تقریباً بیس آویزاں کی سب حاضرین جملہ علماء و فقہا و امراء و عظماء نے فاتحہ پڑھی اور دعائیں کیں، اور جلسہ ختم ہوا، پھر محمد چاوش خان باقی تقریباً بیس لیکر سرکار اعظم مدینہ طیبہ حاضر ہوئے علامہ قطب الدین کی حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان کے پاس مدینہ طیبہ کے اکابر علماء و صلحاء سب جمع ہوئے حرم کریم میں محفل عظیم منعقد کی گئی حجرہ طاہرہ منور پر انوار حضرت سید ابرار علیہ السلام کھولا گیا اور وہ سونے کے قندیل جواہر بے بہا سے مرصع روئے انور سید اطہر علیہ السلام کے مواجہ اقدس میں آویزاں کی گئی، حاضرین نے فاتحہ پڑھی اور دعا کی اور مجلس بخیر و خوبی ختم ہوئی۔

(کتاب الاعلام باعلام بیت الحرام ص ۳۰۰)

☆امام اجل سید ابو الحسن نور الدین بن عبداللہ سمہودی مدنی قدس سرہ معاصر امام جلال الدین سیوطی رحمہما اللہ تعالیٰ متوفی ۹۱۱ھ نے خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفیٰ میں ایک فصل روضہ اقدس کے تزک و احتشام و شیشہ آلات (سامان روشنی) کے بیان میں وضع فرمائی اور ایک فصل مسجد مقدس (مسجد نبوی شریف) کے ستونوں، چراغوں وغیرہ کے بیان میں وضع فرمائی اس میں فرماتے ہیں "مسجد کریم (مسجد نبوی شریف) کے صحن میں چار مشعلیں ہیں کہ زیارت کی مشہور راتوں میں روشن کی جاتی ہیں اور مجھے معلوم نہ ہوا کہ اول اول یہ مشعلیں کس نے رکھیں اور مسجد میں قندیلوں کی بہت سی زنجیریں ہیں کہ آتشزدگی کے بعد نہیں اور اگلی روشنی کا رائج گھٹتا بڑھتا.....ملخصاً

(وفاء الوفاء ۲/۷۸۱)

☆فصل روضہ اقدس میں فرماتے ہیں امام حافظ الحدیث محمد بن محمد بن ابی بکر بن اظہار متوفی ۶۴۳ھ نے اپنی کتاب الدر الثمینہ فی اخبار المدینہ میں فرمایا ہے کہ سقف مسجد کریم کے اس حصے میں کہ دیوار قبلہ سے حجرہ مقدسہ تک ہے جب زائرین مواجہ اقدس حضور سید عالم ﷺ میں کھڑے ہوں ان کے سروں پر

چالیس سے زائد قندیلیں آویزاں ہیں، اور یہ شہروں شہروں سے سلاطین و امراء حاضر کیا کرتے ہیں (اگلی) اور یہ دستور برابر چلا آتا ہے ہمیشہ ان قندیلوں میں ترقی ہوتی رہی اور روضہ مطہرہ کی تمام آویزاں روشنیوں میں سب سے زیادہ خوبصورت جو میں نے دیکھی وہ نوالوی بڑی قندیل ہے جو نہایت خوبصورت بنی ہوئی ہے اس کے پیندے اور کناروں پر سونا چڑھا ہوا ہے جو اس میں روشنی کرنے سے دیکھنے لگتا ہے اس پر لکھا ہوا ہے" ان الناصر محمد بن قلاوون علقه بیده هنالك"..... ملخصاً (وفاء الوفاء ۲/۵۸۴)

☆علامہ سمہودی قدس سرہ فرماتے ہیں امام اجل تقی الملۃ والدین علی بن عبدالکافی السبکی قدس سرہ متوفی ۷۵۶ھ نے خاص اس باب میں ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام تنزیل السکینہ علی قنادیل المدینہ رکھا.....

(وفاء الوفاء ۲/۵۹۱)

☆امام ابن المنیر شرح جامع صحیح میں فرماتے ہیں" اذا وقع ذلك على سبيل تعظيم المساجد ولم يقع الصرف عليه من بيت المال فلا باس به "اگر تنظیم مسجد کے طور پر آرائش واقع ہو اور خرچ بیت المال سے نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں.....

(ارشاد الساری شرح البخاری ۱/۴۳۰)

هذه لبذة من تحقيقات الامام احمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي رضي الله تعالى عنه من الفتاوى الرضوية (ج) ملخصاً ملتقطاً۔

مسجد میں قنادیل دیکھ کر حضرت علی نے حضرت عمر کو دعا دی

○.....رضی اللہ تعالیٰ عنہما.....○

☆امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں" و اخرج ابن عساكر عن اسمٰعيل بن زياد قال: مر علي بن ابي طالب على المساجد في رمضان فيها قناديل فقال نور الله على عمر في قبره كما نور علينا في مساجدنا "یعنی ابن عساکر نے اسماعیل بن زیاد سے روایت کی کہ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حضرت علی بن ابی طالب کا گزر رمضان میں مساجد کے پاس سے ہوا تو ان میں روشنی کیلئے تاریل لگائی گئی تھیں تو آپ نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر روشن فرمائے جیسے انہوں نے ہماری مساجد کو روشن کیا.....(تاریخ الخلفاء ص ۱۳۷) ثابت ہوا کہ مساجد میں چراغاں زیب و زینت، آرائش و زیبائش اور سجاوٹ کا سلسلہ قدیم مبارک عمل صحابہ کرام جلیل القدر علماء دین متین، فقہاء و محدثین اور سلاطین اسلام کی موجودگی میں ہوتا رہا جلیل القدر محدثین نے اس بارے میں مستقل کتابیں لکھی اور اپنی کتب میں فصول وضع فرمائیں جس میں کعبہ معظمہ، مسجد نبوی اور روضہ مطہرہ کی زیب و زینت، آرائش و زیبائش اور روشنیوں کی چمک دمک کا ذکر فرما عقیدت و محبت سے کیا، کسی نے بھی خلاف سنت اور بدعت و حرمت کا فتویٰ نہ دیا۔

﴿شبینہ فی نفسہ جائز و روا ہے﴾

غیر مقلدین وہابیہ جس کڑک چمک سے شبینہ خلاف سنت قرار دیتے ہیں کبھی گانے باجے، فلموں، راموں تھیٹروں، سینما گھروں اور سرکسوں کو بدعت و خلاف سنت قرار نہیں دیتے، ہر کار خیر سے روکنا ان کا قدیمی وطیرہ ہے، جو رئیس کرام! شبینہ فی نفسہ قطعاً جائز و روا ہے، یہی وجہ ہے کہ جلیل اکابر ائمہ دین کا معمول رہا ہے اور ایسے افعال کریمہ کا قائل عمل اور حجت ہونا گذشتہ صفحات میں ثابت کر چکے ہیں، علماء نے بنظر منع کسل و ملال اقل مدت ختم قرآن عظیم تین دن مقرر فرمائی مگر اہل قدرت و نشاط ہر عبادت کو ایک شب میں ختم کی بھی ممانعت نہیں، بہت سے اکابر دین سے منقول ہے۔ کما بسطہ المولی عبد الغنی النابلسی قدس سرہ القدسی فی الحدیقۃ الندیۃ و غیرہ فی غیرھا، جیسا کہ اس پر تفصیلی بحث علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقہ ندیہ اور دیگر علماء نے اپنی کتب میں کی ہے۔.....

(الدر المختار ۹/)

(۱) خود امام الائمہ سید نا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو رکعت میں قرآن شریف ختم کیا

(الدر المختار ۱/۱۴۴)

(۲) بل احیاہ بقراءۃ القرآن فی رکعۃ ثلاثین سنۃ بلکہ آپ تیس سال تک رات کو ایک رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت کرتے رہے۔.....

(رد المحتار ۱/۶۶)

(۳) علمائے کرام نے یہاں تک فرمایا ہے کہ سلف صالحین میں بعض اکابر دن رات میں دو ختم فرماتے بعض چار بعض آٹھ۔

(۴) امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سیدی علی مرصفی قدس سرہ نے ایک رات دن میں تین لاکھ ساٹھ ہزار ختم فرمائے۔.....

(میزان الشریعۃ الکبریٰ ۱/۷۹)

(۵) آثار میں منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم بایاں پاؤں رکاب میں رکھ کر قرآن مجید شروع فرماتے اور دہنا پاؤں رکاب تک نہیں پہنچتا کہ قرآن مجید ختم ہو جاتا۔

(۶) حدیث شریف میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے تلاوت آسان فرمادی تھی آپ سواری پر زین رکھنے کا حکم دیتے اور زین رکھی جاتی تو آپ زین رکھنے سے پہلے زبور ختم فرمالیتے.....(بخاری ۱/۴۸۵) ☆.....فی نفسہ یہ فعل حسن ہے کراہت یا ممانعت اگر آئے گی تو چند عوارض کی وجہ سے، (۱) عدم تفقہ (۲) کسل (۳) ہذرمہ (۴) ترک واجبات قرأۃ (۵) عدم امتیاز حروف ملتاشہ، شبینہ اگر ان عوارض سے خالی ہو اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں مگر اتنا ضرور ہے کہ جماعت نفل میں ندائی نہ ہوئی ہو کہ مکروہ ہے، شبینہ کہ ایک یا چند حافظ مل کر کرتے ہیں مکروہ ہے، اعلیٰ کلام۔

☆.....(اجرت اور لاؤڈ اسپیکر پر بھی شبینہ پڑھنا مکروہ و ممنوع ہے)

هذه تتمة تحقيقات الامام احمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي رضي الله تعالى عنه

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

من الفتاوی الرضویة (۷/ ۶۵۰ تا ۶۸۰) ملخصاً وملتقطاً۔

اجتماعی دعا کا حکم

اجتماعی دعا کو بھی وہابیہ نے خلاف سنت ٹھہرا دیا ہے سنت سے ثابت نہیں، حدیث سے ثابت نہیں یہ غیر مقلدین وہابیہ کی عادت مورو ثہ مستمرہ ہے اسکی بحث پیچھے گزر چکی ہے، ہم پہلے ہی کتب وہابیہ سے ثابت کر چکے کہ یہ نام نہاد اگریز کے تیار کردہ اہل حدیث ہیں انکا پڑھنے پڑھانے سے علم حدیث و اصول حدیث سے کوئی تعلق نہیں جو چیز ان کے احاطہ علم میں نہیں گویا وہ اپنا وجود ہی نہیں رکھتی، حالانکہ ضابطہ مسلمہ ہے "عدم علم عدم وجود کو مستلزم نہیں ہوتا۔ اور عدم ذکر ذکر عدم نہیں" حقیقت یہ ہے کہ دعا مطلقاً اعظم مندوبات دینیہ واجل مطلوبات شرعیہ سے ہے کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بے تحدید وقت وتخصیص ہیأت، مطلقاً اس کی اجازت دی اور اس کی تکثیر کی رغبت دلائی اور اس کے ترک پر وعید آئی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ☆ادعونی استجب لکم مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا ☆اجیب دعوۃ الداع اذا دعان قبول کرتا ہوں دعا کرنے والے کی دعا جب مجھے پکارے ☆حدیث قدسی میں ارشاد فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا دعانی یعنی میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھ سے دعا کرے۔

(بخاری شریف ۲/ ۱۰۹۱، مشکوٰۃ ص ۱۹۶)

☆مزید ارشاد فرماتا ہے یابن آدم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ما کان منک ولا ابالی، یعنی اے فرزند آدم تو جب تک مجھ سے دعا مانگے جائیگا تیرے کیسے ہی گناہ ہوں بخشتا رہوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

(ترمذی شریف ۲/ ۶۴)

☆مزید ارشاد فرماتا ہے من لا یدعونی اغضب علیہ یعنی جو مجھ سے دعا نہ کرے گا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔ (کنز العمال شریف ۲/ ۶۳) (ابن ماجہ ص ۲۸۰) ..... کذا فی روایۃ اخری

(ترمذی ۲/ ۱۷۳) (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۰/ ۲۰۰) (مسند احمد بن حنبل ۴/ ۴۳۳)

☆سرکار اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں صلوا علی واجتھدوا بالدعاء یعنی مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں کوشش کرو۔

(نسائی شریف ۱/ ۱۹۰)

☆مزید ارشاد فرماتے ہیں علیکم عباد اللہ بالدعاء یعنی خدا کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔

(ترمذی شریف ۲/ ۱۹۳) (مشکوٰۃ ص ۱۹۵)

☆فرمایا لا تعجزوا فی الدعاء فانہ لن یھلک مع الدعاء احد یعنی دعا میں تقصیر نہ کرو جو دعا کرتا رہے گا ہرگز ہلاک نہ ہوگا۔

(المستدرک ۱/ ۴۹۴)

☆ تدعون اللہ لیلکم ونھارکم فان الدعاء سلاح المؤمن رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔

(مسند ابی یعلی ۲/ ۳۲۹)

☆اکثروا الدعاء باللعافیۃ عافیت کی دعا کثرت سے مانگو۔

(المستدرک ۱/ ۵۲۹)

☆اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم دعا کی کثرت کرو کہ دعا قضائے مبرم کو رد کر دیتی ہے۔

(کنز العمال ۲/ ۶۳)

☆لا یرد القضاء الا الدعاء فقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے۔

(ترمذی ۲/ ۱۳۶، ابن ماجہ ص ۲۰، مشکوٰۃ ص ۱۹۵)

☆سرکار اقدس ﷺ نے دعا کی فضیلت ارشاد فرمائی تو صحابہ کرام نے عرض کی اذا نکثر ایسا ہے تو ہم

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دعا کی کثرت کریں گے۔.....

(ترمذی ۲/۱۷۳)

☆من سره ان یستجیب الله له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء یعنی جو خوش آئے کہ اللہ تعالیٰ مشقتوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت رکھے۔

(ترمذی شریف ۲/۱۷۴، مشکوٰۃ ص ۱۹۵)

☆مفسر ارشاد فرمایا الدعاء هو العبادة ، الدعاء مخ العبادة دعا عبادت ہے دعا عبادت کا مغز ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۹۴)

قارئین کرام! اتنے ارشادات ربانیہ اور فرمودات مصطفویہ میں کہیں بھی تخصیص ہیأت اور تحدید وقت ومکان کی بو تک نہیں ہے ، یہ تو ارشاد فرمایا کہ دعا کرو یہ کہیں نہیں فرمایا کہ فلاں نماز فلاں جگہ فلاں وقت فلاں ہیأت فلاں مجلس واجتماع میں نہ کرو، جب ایسا کہیں نہیں تو اللہ تعالیٰ اور سرکار اقدس ﷺ نے جس چیز کو مطلق وعام رکھا دوسرا اسے مقید ومخصوص کرنے والا کون ؟ جس چیز سے اللہ تعالیٰ اور سرکار اقدس ﷺ نے منع نہ فرمایا دوسرا منع کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟ امام اہل سنت مجدد اعظم مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں دعا کی حدیثیں تو خود حد تواتر ہیں.....

(فتاویٰ رضویہ ۲۹/۳۱۱)

☆اور جماعت (اجتماع) میں بڑی برکت ہے کیونکہ فرمایا ید الله علی الجماعة.....

(ترمذی ۲/۳۹)

﴿چالیس مردان حق میں ایک ولی ہوتا ہے﴾

☆مسلمانوں کی اجتماعی دعا اقرب القبول ہے حدیث شریف میں ہے اذا شهدت امة من الامم وهم اربعون فصاعداً اجاز الله تعالیٰ شهادتهم یعنی جب کوئی جماعت حاضر ہو اور چالیس افراد یا اس سے زیادہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو جائز قرار دیتا ہے.....

(المعجم الکبیر ۱/۱۹۰)

☆تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے لطیفة و حکمة الاربعین انه لم یجتمع هذا العدد لا و فیهم ولی یعنی کہا گیا ہے کہ چالیس کے عدد میں یہ حکمت ہے کہ یہ تعداد کبھی پوری نہیں ہوتی بجز اس کے کہ ان میں کوئی نہ کوئی ولی ضرور ہوتا ہے.....

(تیسیر شرح جامع الصغیر ۱/۱۲۰)

☆ حدیث شریف میں ہے کہ "اذا جلس احدکم فی مجلس فلا یبرحن منه حتی یقول ثلث مرات سبحانك الله ربنا و بحمدك لا الله الا انت اغفر لی و تب علی فان کان انی خیراً کان کما لطابع علیه و ان کان مجلس لغو کان کفارة لما کان فی ذالك المجلس "یعنی جب تم میں سے کوئی کسی جلسے میں بیٹھے تو ہرگز وہاں سے نہ اٹھے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرلے" پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے اور تیری تعریف بجالاتا ہوں تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں میرے گناہ بخش دے اور مجھے توبہ دے" پس اگر اس نے اس جلسے میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی اور اگر وہ جلسہ لغو تھا جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی.....(الترغیب والترتیب ۲/۴۱۲، المعجم الکبیر ۲/۱۳۹)

قارئین کرام غیر مقلدین وہابیہ اپنی عادت سے مجبور ہو کر مطلق ومقید کی بحث سے صرف نظر کرنے کی وجہ سے سالک راہ ضلالت ہیں، حالانکہ جلیل القدر ائمہ دین فقہا شرح متین یہ اصول وضوابط بیان فرمائے اور عموم واطلاق کو حجت مانا ہے۔

☆فاضل جلیل علامہ محب اللہ بہاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں شاع وذاع احتجاجهم سلفاً وخلفاً

بالعمومات من غیر نکیر یعنی شرح کے عموم کو حجت ماننا اسلاف وخلاف میں بلا انکار مشہور ومعروف ہے.....

(مسلم الثبوت ص ۲۷۳)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مزید فرماتے ہیں والعمل بالمطلق یقتضی الاطلاق یعنی مطلق پر عمل میں اطلاق کا لحاظ ہوتا ہے۔

(مسلم الثبوت ص ۱۱۹)

☆ فقیہ جلیل علامہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد بن الہمام کی تحریر اصول میں ہے المعمل بہ ان یجری فی کل ما صدق علیہ المطلق یعنی اس پر عمل یوں کہ جس پر مطلق صادق آتا ہے اس میں حکم جاری ہوگا۔

(التقریر والتحریر ۱/۲۶۵،۲۶)

نیز غیر مقلدین وہابیہ کا محض یہ دعوی کرنا کہ مساجد میں چراغاں، شبینہ، اجتماعی دعا وغیرہ وغیرہ سنت سے ثابت نہیں جہالت پر مبنی ہے، قطع نظر مذکورہ شواہد و دلائل قائلہ سے "عدم ثبوت وثبوت عدم" میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

☆ شارح بخاری علامہ احمد بن محمد قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں المعمل یدل علی الجواز وعدم المعمل لا یدل علی المنع یعنی کرنا تو جواز کی دلیل ہے اور نہ کرنا ممانعت کی دلیل نہیں۔ (المواہب اللدنیہ مصری ۱/۱۲۶)

☆ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں نکردن چیزے دیگر ست ومنع فرمودن چیزے دیگر است یعنی نہ کرنا اور چیز ہے اور منع کرنا اور چیز ہے.....

(تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۶۹)

هذه لمحة تحقیقات الامام احمد رضا خان الحنفی القادری البریلوی رضی الله تعالی عنه

من مؤلفاته اللهم اخصاراً ملخصاً۔

اعتکاف النساء کتب حدیث وفقہ کی روشنی میں

☆ غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا سنت ہے لیکن عورتوں کا گھروں میں اعتکاف بیٹھنا سنت سے ثابت نہیں اور نہ ہی ازواج مطہرات کے عمل سے ثابت ہے"

جس طرح خیل شمس سر کشی اور پھلے سے نہیں رکتے اسی طرح غیر مقلدین وہابیہ پاپر اناسبقی "حدیث سے ثابت نہیں سنت سے ثابت نہیں حدیث ضعیف ہے" نہیں بھولتے ابھی تک وہی رٹا رٹایا چارہا ہے، ہمارا تصمم اتنا حواس باختہ ہو چکا ہے کہ منہ سے نہ جانے کیا کچھ نکالنے لگا ہے لکھتا ہے "عورتوں کا گھروں میں اعتکاف بیٹھنا سنت سے ثابت نہیں" ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ۔ اور حق یہ ہے کہ وہابیہ کا حدیث فہمی سے دور کا واسطہ بھی نہیں، بخاری شریف کا بھی محض عربی نام ہی نام جانتے ہیں حالانکہ بخاری شریف اور دیگر کتب حدیث میں ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ یعنی سرکار اقدس ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے تھے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی پھر آپ کے بعد آپکی ازواج نے اعتکاف کیا۔

(بخاری ۱/۲۷۱۔ مسلم ۱/۳۷۱۔ ابوداؤد ۱/۳۳۴۔ مشکوۃ ص ۱۸۳)

☆ ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس کے تحت لکھتے ہیں "ای فی بیوتهن لما سبق من عدم رضاه علیه الصلوة والسلام لخلعهن وللقائل الفقهاء یستحب للنساء فی مکانهن "یعنی سرکار اقدس ﷺ کے بعد ازواج مطہرات نے اپنے گھروں میں اعتکاف کیا اسکے مذکورہ طرز عمل پر سرکار اقدس ﷺ کی عدم رضامندی کی وجہ سے، اسی لئے فقہا کرام فرماتے ہیں کہ عورتوں کیلئے انکے گھروں میں اعتکاف کرنا مستحب ہے

(مرقات ۴/۳۲۶)

اور دوسری روایت میں ہے اعتکف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأة من ازواجه یعنی سرکار اقدس ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ (بخاری ۱/۲۷۳، ابن ماجہ ص ۱۲۷)

اور ازواج مطہرات کا وہ طرز عمل جس پر سرکار اقدس ﷺ نے عدم رضامندی کا اظہار فرمایا صحیحین وغیرھما میں مذکور ہے آپ نے مسجد سے ازواج مطہرات کے اعتکاف کیلئے لگائے گئے خیمے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کھلوا دیئے تھے، ملخصا۔

(بخاری ۱/۲۷۳، ۲۷۴، مسلم ۱/۳۷۱)

سرکار اقدس ﷺ کی محبت اور جذبہ احتیاج میں ازواج مطہرات کے مسجد میں خیمے لگائے لیکن سرکار اقدس ﷺ نے جب متعدد ازواج کے خیمے لگے دیکھے تو سب خیموں کو کھلوا دیا خیموں کا کھلوانا یا تو کثرت خلیہ کی وجہ سے تھا کیونکہ آپ نے نقہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تو اجازت دے دی تھی بخاری شریف میں ہے "فاستاذنته عائشة ان تعتكف فاذنت لها فضربت فيه قبة"

.....(بخاری ۱/۲۷۳)

اور دیگر ازواج مطہرات نے از خود یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھ کر خیمے لگائے تھے، یا پھر اس وجہ سے کہ مسجد میں عام مسلمان دیہاتی اور منافقین سب قسم کے لوگ آتے تھے اور ازواج مطہرات کو اپنی طبعی حاجات کی وجہ سے بار بار مسجد میں آنا جانا پڑتا، اسی لئے آپ نے ازواج مطہرات کا مسجد میں خیمے لگوانا پسند نہیں فرمایا، بہر حال سرکار اقدس ﷺ کے طرز عمل اور ازواج مطہرات سے اعتکاف النساء ثابت ہے، اسی طرح ☆ علامہ شامی قدس سرہ السامی نے بھی عورتوں کا گھروں میں اعتکاف بیٹھنا ثابت فرمایا ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار ۳/۴۴۹)

جلیل القدر فقہاء و ائمہ دین متین کا اعتکاف النساء ثابت فرما دینا بھی ہمارے لئے حجت ہے، یہ اولی الامر میں شامل ہیں انکی اطاعت اور ان سے تمسک پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے۔

﴿صلوٰۃ وصوم سے قبل ایمان و اسلام کا تحقق لازم و ضروری ہے﴾

وہابی مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ اور برائی ترک نہ کرے اللہ اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کچھ پروا نہیں کرتا" (بخاری)

جھوٹ اور برائی روزہ رکھنے کے بعد روزہ کیلئے نقصان دہ ہیں موجب گناہ ہیں اور روزہ رکھنے سے پہلے دین و اسلام کا تحقق لازم و ضروری ہے جن کا اسلام صحیح نہ ہو ان کا روزہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ ہم پہلے ہی دلائل

قاطعہ و ناطقہ کتب وہابیہ سے غیر مقلدین وہابیہ کے مقاصد و طرز حیات، عقائد و نظریات، اختراعات و مصنوعات اور تکاذیب ثابت کر چکے ہیں شریعت مطہرہ ہر دو سے قبل ایمان و اسلام چاہتی ہے اور انہیں ایمان و اسلام نہیں من مانی عبادات کی فکر ہے۔

﴿وہابی اور شب قدر﴾

وہابی مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کریں آپ آخری عشرہ پوری رات عبادت میں گزارتے تھے (بخاری و مسلم)"۔

اس کا جواب مذکورہ بالا گزشتہ جواب میں ہو گیا۔

﴿صدقہ فطر کی مقدار و اجناس میں غیر مقلدانہ اجتہاد کا رد و ابطال﴾

غیر مقلد مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "صدقۃ الفطر کھجور دیگر اجناس ایک صاع یعنی اڑھائی کلو (2.5kg) ثابت ہے جو کہ نماز عید سے قبل ادا کرنا ضروری ہے"۔

یہ غیر مقلدین وہابیہ کی تحقیق نہیں تجہیل ہے حالانکہ نفس صاع میں اختلاف ہونے کی وجہ سے صدقہ فطر کی مقدار میں اختلاف ہے، نہ جانے غیر مقلدین نے اڑھائی کلو وزن کیسے مقرر کر دیا کوئی ثبوت اور حوالہ بھی نہیں دیا، امام اہل سنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے احوط و اعلیٰ وجہ کی تحقیق فرمائی کہ "صاع کا وزن تین سو اکاون روپے بھر آتے ہیں، اور نصف صاع ایک سو پچھتر روپے بھر ہوا (یعنی دو سیر تین چھٹانک آدھا تولہ یا دو کلو تقریباً پچاس گرام)۔.....

(فتاوی رضویہ ۱۰/۲۹۵)

اور غیر مقلدین کا کھجور دیگر اجناس سے صدقہ فطر ایک صاع مقرر کرنا بھی غلط ہے، حالانکہ گندم یا اس کا آٹا یا ستو سے نصف صاع (یعنی دو کلو پچاس گرام تقریباً) اور کھجور یا منقی یا جو یا اس کا آٹا یا ستو سے ایک صاع (یعنی چار کلو سو گرام تقریباً) ایک صدقہ فطر کی مقدار ہے، ان کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہے مثلاً چاول جوار باجرہ یا اور کوئی غلہ یا اور کوئی چیز دینا چاہے تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا۔ (ملخصا)

(فتاوی ہندیہ ۱/۱۹۱، ۱۹۲۔ الدر المختار ۳/۳۷۲، ۳۷۳)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

صدقۂ فطر واجب ہے مگر ہر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا تو اب ادا کرے ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا عتاب ادا کرنا تقاضا ہے مگر اب بھی ادا ہی ہے۔.....

(الدر المختار ۳/۳۰۲)

اگرچہ مسنون قبل نماز عید ادا کرنا ہے۔.....

(بخاری شریف ۱/۲۰۴)

عید الفطر سے قبل ادا کرنا اولیٰ ہے اگر بعد میں بھی ادا ہو جائے گا لیکن تاخیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حدیث شریف میں ہے "بندہ کا روزہ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتا ہے جب تک صدقۂ فطر ادا نہ کرے"

(تاریخ بغداد ۹/۱۲۲)

یاد رہے کہ فقہاء کرام ائمہ دین سے تمسک اور کتب فقہ کا کامل احتیاج ہونا ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں۔

﴿در مختار کی حجیت و مقبولیت﴾

خاص کر در مختار کی عظمت و رفعت و حجیت و مقبولیت کے بارے میں علامہ سید ابن عابد عابدین شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں "ان کتاب الدر المختار شرح تنویر الابصار فلہ طائر فی الاقطار و صار فی الامصار و طاف فی الاشتہار علی السنۃ السیار حتی اکب الناس الیہ و صار مایرجع الیہ وھو الحری بان یطلب ویکون الیہ المذاھب فانہ الطراز المذھب فی المذاھب فانہ حوی من الفروع المنقحۃ والمسائل المصححۃ مالم یحوہ غیرہ من کبار الاسفار ولم تنسج علی منوالہ یدالافکار" خلاصہ یہ کہ در مختار نے تمام عالم میں آفتاب چاشت کی طرح شہرت پائی فائق ہے تر اس سے گرویدہ ہو کر اپنے مہمات میں اس کی طرف التجا لائی یہ کتاب اسی لائق ہے کہ اسے مطلوب بنائیں اور اس کی طرف رجوع لائیں کہ یہ وہ امن مذہب کی در مختار گوٹ ہے وہ تنقیح و تلقیح کے مسائل جمع ہیں کہ بڑی بڑی کتابوں میں مجتمع نہیں آج تک اس انداز کی کتاب تصنیف نہ ہوئی۔.....(رد المحتار ۱/۲)

باقی غیر مقلدین وہابیہ کا صدقۂ فطر سے تعلق ہے یا عدم تعلق اس کی بحث گزشتہ سے پیوستہ جواب میں گزر چکی

﴿عید کارڈ کرسمس کارڈ کی نقل غیر مقلدانہ اجتہاد و قیاس﴾

وہابی مرتب میقات الصیام لکھتا ہے "کہ عید کارڈ عیسائیوں کے کرسمس کارڈ کی نقل ہیں"

عید کارڈ کو کرسمس کارڈ کی نقل تو کہہ دیا کوئی تاریخی مستند حوالہ نہیں دیا جس سے ثابت ہوتا کہ پہلے کرسمس کارڈ چھپی ہوئے اور پھر اس کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں عید کارڈ جاری ہوئے، دوسرا یہ کہ ہر بعد میں آنے والی چیز کا پہلی کی نقل ہونا ضروری نہیں، تیسرا یہ کہ ہر بعد میں آنے والی چیز کا پہلی کے من کل الوجوہ مشابہ ہونا ضروری نہیں اور یہودیوں، نصرانیوں، ہندوؤں سے ہر مشابہت بھی منع نہیں بلکہ بری باتوں میں مشابہت منع ہے یا جو انکی مشابہت کی نیت سے کئے جائیں، پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ایسا کام ہو جو انکی مذہبی یا قومی علامت بن چکا ہو جیسے زنار (۱) اور زنار (۲) یعنی جنیو باندھنا جیسا کہ مفسر شہیر امام قاضی ناصر الدین ابو الخیر عبد اللہ بن عمر شیرازی بیضاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں" وانما عد من لبس الغیار وشد الزنار و نحو ھما کفرا لانھا تدل علی التکذیب "یعنی غیار پہننا اور زنار یعنی جنیو باندھنا اور اس جیسی دوسری چیزیں کفر شمار کی گئی کیونکہ یہ سرکار اقدس ﷺ کی تکذیب پر دلالت کرتی ہیں

(تفسیر بیضاوی ص ۲۵).....

ایسے ہی چوٹی ہندی اور دیوالی (۳) پوجا کفر ہے کہ یہ عبادت غیر اللہ ہے، ہولی (۴) اور جنم اشٹمی (۵) اور رام نومی (۶) وغیرہ جیسے مسلمان تہواروں اور جلوس مذہبی میں شریک ہو کر کبھی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے ملخصا۔

(بہار شریعت ۹/۱۸۴)

ایسے ہی چوٹی، نشان صلیب وغیرہ۔

چوتھا یہ کہ ہم مکہ معظمہ سے آب زم زم لاتے ہیں ہندو گنگا سے گنگا جل لاتے ہیں ہم بھی ہاتھ ملاتے ہیں یہود و نصاریٰ بھی ہم بھی داڑھی رکھتے ہیں سکھ بھی رکھتے ہیں کیا ہم مکہ معظمہ سے آب زم زم لانا، ہاتھ ملانا، داڑھی رکھنا چھوڑ دیں، سرکار اقدس ﷺ نے عاشورہ کے روزہ کا حکم دیا حالانکہ اس میں مشابہت

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

یہود و نصاریٰ تھی پھر فرمایا ہم دو روزے رکھیں گے کچھ فرق کر دیا مگر بخلاف مشابہت بند نہ کیا،
.....(مشکوٰۃ ص ۱۷۹)

اسی طرح اگر عید کارڈوں پر فحش عریاں انسانوں اور جانوروں کی تصاویر کا رواج ہے یا وہ شعر و شاعری وغیرہ خلاف شرع چیزیں ہوں تو یقیناً ناجائز اور گناہ ہوں گے لیکن اگر ان پر کعبہ معظمہ، روضہ مقدسہ نعلین اقدس، حرامات صحابہ و اولیاء اہم متبرک مقامات اور پھولوں، درختوں، پرندوں وغیرہ کی تصاویر حمد و نعت اور دینی اسلامی اشعار کلمات تبریک ہوں تو جائز و مباح ہیں، کیونکہ اشیاء میں اصل اباحت ہے علامہ شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں "المستفاد ان الاصل الاباحة ....." (رد المحتار علی الدر المختار ۱/۷۸)

بلکہ حدیث شریف میں ہے "فما احل فهو حلال وما حرم فهو حرام وما سكت عنه فهو عفو" دوسری جگہ ہے "الحلال ما احل الله فی كتابه والحرام ما حرم الله فی كتابه وما سكت عنه فهو مما عفی عنه" خلاصہ یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمادیا وہ حلال ہے اور جسے اپنی کتاب میں حرام فرمادیا وہ حرام ہے جس چیز کے بارے میں سکوت فرمایا وہ مباح ہے
(مشکوٰۃ ص ۳۶۱، ۳۶۷)

(۱) ایک کپڑے کا لنگوٹ جو ازار بند سے باندھتے تھے جس کے اوپر پہنے رہتے تھے حالانکہ ستر کی جگہ میں ہوتا ہے کارنگ اس کپڑے کے خلاف ہوتا تھا کہ بعض شاذوں پر ہوتی تھی بعض نے یہ بھی کہا کہ شاذوں کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ یہ سوتی کپڑے کے لنگوٹ ہوتی تھی یہ کپڑے آل و اسے دھلا ہوا نہ تھے۔

(۲) بڑھوا سے مونڈھے کہتے ہیں جس کو بعض سادات کرنہ سے کر تک اہل لیتے ہیں، جب پیشاب یا پاخانہ کیلئے جائیں تو اس کو اس میں لپیٹ لیتے ہیں جیسا کہ دور حاضر کے ہندوؤں کا طریقہ ہے بعض نے زنار کی تکریم سے کہا ہے کہ جس کو ذمی پہنتے ہیں۔

(۳) ہندوؤں کی تہبند یں ہیں جس کو وہ نیچے نہیں کرتے ہیں۔

(۴) ہندوؤں کا ایک سیلا ہوا کپڑا ہے جو کمر کے گرد (بہت کام) لپیٹا جاتا ہے۔

(۵) ہندوؤں کا ایک کپڑا ہے جو کمر میں کرتے کے نیچے کی طرف میں لپیٹا جاتا ہے، کرتے ہندوؤں کے تین سب سے بڑے پوشاکوں میں سے ہے جو ہندو یوں کی کمر تک ہوتا ہے جسے ہندو یوں کے عقیدے کے مطابق اس کا جنیو (مقدس دھاگہ) کے گھمانا ہوتا ہے۔

(۶) ہندوؤں کا ایک کپڑا جو ہندو عام طور پر کمر کے اوپر کی طرف میں لپیٹتے ہیں۔

☆ پہلی حدیث کے تحت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "فيه تنبيه على ان التحريم انما يعلم بالوحي لا بالفهم" یعنی اس میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ حرمت صرف وحی سے معلوم ہوتی ہے نہ کہ فہم انسانی سے.....
(مرقات ۸/۱۵۳)

☆ دوسری حدیث کے تحت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "فيه ان الاصل فی الاشياء الاباحة" یعنی بے شک اشیاء میں اصل اباحت ہے.....
(مرقات ۸/۱۹۳)

ثابت ہو گیا کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے اور سکوت عنہ مباح ہے حرمت و ممانعت نہ تو کسی چیز کے نئے ہونے سے لازم آتی ہے اور نہ ہی اصل الاشیاء غیر مقلدین وہابیہ کی فہم انسانی سے بلکہ صرف وحی سے معلوم ہوتی ہے،

شرڈ مہ قلیلہ کی لحیہ طویلہ مکروہ ہے

☆ غیر مقلدین وہابیہ نے داڑھی منڈوانے والوں کو برا نہیں کہا کہ انکی مشابہت بے دینوں، یہودیوں، نصرانیوں سے ہو جاتی ہے حالانکہ داڑھی منڈوانے کی حرمت و ممانعت پر احادیث کثیرہ وافرہ ثابت ہیں،

☆ غیر مقلدین وہابیہ نے اپنے آپ کو نہیں دیکھا کہ حد سے زیادہ طویل داڑھی رکھتے ہیں کہ سکھوں سے مشابہت ہو جاتی ہے حالانکہ یہ بھی مکروہ اور ناپسند ہے، امام یحیٰ بن شرف نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "تكره الشهرة فی تعظيمها كما تكره فی قصها و جزها" داڑھی کو حد شہرت تک بڑھانا یعنی بہت زیادہ طویل کرنا مکروہ ہے جیسا کہ اس کا کترنا اور کاٹنا مکروہ ہے اور اسی میں لکھا ہے "و كره مالك طولها جدا" یعنی امام مالک نے داڑھی کا بہت زیادہ طویل کرنا مکروہ فرمایا۔
(شرح المسلم للنووی مع صحیح مسلم ۱/۱۲۹)

☆ غیر مقلدین وہابیہ بہت زیادہ طویل داڑھی رکھتے ہیں، تصویر بناتے ہیں، بنواتے ہیں، ٹیلی ویژن دیکھتے ہیں ڈرامے مشروبات ٹینسی، بیئرس، پاپ، ملایو، کوکا کولا وغیرہ پیتے ہیں انگریزی بادو یا استعمال کرتے ہیں دیگر

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

انگریزی ساز و سامان استعمال کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ، کیا اب ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں، نصرانیوں، مجوسیوں کی نقل اور مشابہت نہیں ہوگی؟ اور غیر مقلدین وہابیہ کا شمار ان میں نہیں ہوگا؟ سرکار اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں "من تشبہ بقوم فھو منھم" جو کسی قوم سے مشابہت رکھے وہ انہیں میں سے ہے

.....(ابوداؤد ۲/۲۰۳)

"لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاری" ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت رکھے یہودیوں اور نصرانیوں سے مشابہت نہ رکھو.....

(ترمذی ۲/۹۴)

﴿وہابیہ کی یہود و نصاریٰ سے وفاداریاں﴾

ہمیں حیرت ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ عید کارڈ، کو کرسمس کارڈ کی نقل قرار دے کر یہود و نصاریٰ سے مشابہت ثابت کر رہے ہیں اور خود ہندوستان میں انگریزوں، یہودیوں، نصرانیوں کی سرپرستی اور حمایت میں پروان چڑھ رہے ہیں اور آخوش نصرانیت و یہودیت میں بیٹھ کر انگریز سے جہاد کو بڑا گناہ قرار دے کر اپنی وفاداریاں ثابت کر رہے ہیں، ☆ پیشوائے وہابیہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتا ہے "جب یہ ملک دارالسلام ہوا تو پھر یہاں جہاد کرنا کیا معنی بلکہ عزم جہاد ایسی جگہ ایک گناہ ہے بڑے گناہوں سے"

.....(ترجمان وہابیہ ص ۱۵)

☆ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء سے اپنے فرقہ برأت کا اظہار کرتے ہوئے پیشوائے وہابیہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی دوسری جگہ لکھتا ہے "کسی نے نہ سنا ہوگا کہ آج تک کوئی موحد قبیح سنت، حدیث، قرآن پر چلنے والا بے وفائی اور قرار توڑنے کا مرتکب ہوا یا فتنہ انگیزی اور بغاوت پر آمادہ ہوا جتنے لوگوں نے غدر و شر و فساد کیا اور حکام انگلشیہ سے برسر عناد ہوئے وہ سب کے سب مقلدان مذہب حنفی تھے".....

(ترجمان وہابیہ ص ۱۵)

☆ امیر وہابیہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے "اقتصادی مسائل الجہاد" نامی کتاب لکھی اور انگریزوں کے خلاف لڑنے والے مجاہدین کے خلاف فتوے جاری کئے ایک جگہ لکھتا ہے "غدر ۱۸۵۷ء میں جو مسلمان شریک

ہوئے وہ سخت گنہگار اور مجرم قرآن و حدیث و مفسدہ باغی و بدکردار تھے".....(اقتصادی مسائل الجہاد ص ۴۹)

☆ استاذ الوہابیہ میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد نے انگریز کا ساتھ دیا اور ایک انگریز عورت کی جان بچانے کے سوانح نگار لکھتے ہیں "تین مہینوں بعد جب پوری طرح امن قائم ہو چکا تب اس نیم جان میم کو جواب بالکل تندرست ہو چکا تھا انگریزی کیمپ میں پہنچا دیا جس کے بدلے میں ایک ہزار تین سو سوار اور مندرجہ ذیل سامان ٹٹو لیکر میں لیں".....

(حیات نذیر، الحیات ص ۱۱۲)

☆ مولوی اسماعیل دہلوی نے کلکتہ میں ایک سوال کے جواب میں کہا "انگریزوں پر جہاد کرنا واجب نہیں ایک تو ہم انگلستان رعیت ہیں دوسرے ہمارے مذہبی امور کی بجا آوری کرنے میں ہماری دست اندازی نہیں کرتے ہمیں انگلستان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ بچا لیں".....

(حیات طیبہ ص ۳۲۳)

☆.....کلمات فاتحہ.....☆

ہم نے بفضلہ تعالیٰ مخالفین اہل سنت غیر مقلدین وہابیہ کے کیلنڈر، میلاد النبی اسلام میں شائع شدہ جملہ چار خانہ رابطہ امت و اختراعات اور خود ساختہ استدلالات کا ذمہ دارانہ حیثیت سے علی الترتیب مکمل و مفصل علمی و تحقیقی جواب دیا ہے، غیر مقلدین وہابیہ کو چاہیے کہ وہ بھی متانت اور سنجیدگی سے نمبر وار ہمارے دلائل کا علمی تحقیقی حدود و قیود میں رہ کر توڑ کریں اور ایسا جواب دیں کہ مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ خود ساختہ قیاس اور من گھڑت اجتہاد پر مبنی نہ ہو، تفسیر بالرائے کا آئینہ دار و عکاس نہ ہو،

اپنے اصول و ادلہ شرعیہ "قرآن و حدیث" اور ان کتب حدیث سے استدلال و استناد کریں جن کے جامعین و مرتبین غیر مقلد ہوں ہم گزشتہ ابحاث میں ثابت کر چکے ہیں کہ غیر مقلدین کا ان کتب حدیث سے استدلال و استناد کرنا باطل ہے جن کے جامعین و مرتبین مقلد ہیں،

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہم بفضلہ تعالیٰ وبعون حبیبہ الاعلیٰ ﷺ امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت سیدنا غوث اعظم سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت خواجہ اجمیری، سیدنا الٰہی حضرت مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے روحانی فیض اور تصرف پر امید کرتے ہوئے غیر مقلدین وہابیہ کو عام چیلنج کرتے ہیں کہ ہمارے دلائل وشواہد وحوالہ جات کو غلط ثابت کریں، اور ان کا مفصل ومکمل جواب شائع کریں اور مبلغ پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) روپے نقد وصول پائیں، یاد رہے چند باتوں کا جزوی جواب قابل قبول نہ ہوگا،

اگر جواب نہ دے سکیں اور بفضلہ تعالیٰ ہرگز نہ دے سکیں گے تو کم از کم اتنا تو شعور رکھیں کہ شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر پھینکنے کی ابتداء نہیں کرنی چاہیے کیونکہ رب تبارک وتعالیٰ کے محبوبوں (انبیاء وصحابہ وائمہ وفقہاء اولیاء کرام جو خداوند قدوس کے محکم قلعوں میں بحفاظت ہیں) کو تمہاری کنکریوں سے کیا ضرر پہنچ سکتا ہے لیکن اگر ادھر سے ایک پتھر بھی آیا تو تمہیں "حجارۃ من سجیل" کا سماں اور "کعصف ماکول" کا مزا چکھا دے گا۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون .... اللھم انی اسئلک بعلماء امۃ حبیبک محمد ﷺ ان ترحمنا بھم فی الدنیا والآخرۃ وترزقنا بجاھھم عندک العلم النافع والقلب الخاشع والعفو والعافیہ والمغفرۃ وصل وسلم وبارک علی خاتم النبیین بدر سماء المرسلین محمد وآلہ والائمۃ المجتھدین والمقلدین لھم باحسان الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین وللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ واتم واحکم ھذا آخر ما رقمہ القلم الفقیر الرضوی سردار احمد رضا مشرف القادری غفرلہ ربہ القوی (میانی پاکستان) یوم الاربعاء الشوال المکرم ۱۴۱۲ھ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar